تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ

تم حکم دیتے ہو نیکی کا اور روکتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر

اسلامی ارکان

مُصنّف:

علامہ حافظ عبدالحلیم نقشبندی خطیب جامع مسجد حیات النبی چکوال

ناشر: جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ رجسٹرڈ

لائن پارک چکوال فون ۲۴۷۶

3207

3207

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

تم حکم دیتے ہو نیکی کا اور روکتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر

ذخیرہ
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی

اسلامی ارکان

مُصنّف :

علامہ حافظ عبد الحلیم نقشبندی خطیب جامع مسجد حیات النبی چکوال

ناشر : جامعہ انوار الاسلام غوثیہ
لائن پارک چکوال فون

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

86344

نام کتاب ـــــــــ اسلامی ارکان

مصنف ـــــــــ مولانا حافظ عبدالحلیم
خطیب جامع مسجد حیات النبی چکوال

پروف ریڈنگ ـــــــــ حافظ محمد شفیق
حافظ امیر محمد خان

کتابت ـــــــــ نقشبندی کتابت سنٹر چکوال

بار ـــــــــ اوّل

تعداد ـــــــــ ایک ہزار

مطبع ـــــــــ نازکو آرٹ پرنٹرز راولپنڈی

قیمت ـــــــــ ۲۲

9 JUL 1992

باہتمام :۔ قاری محمد یوسف :۔ حافظ غلام محمد تبسم

Marfat.com

3207

انتساب

میں اپنی اس کوشش کو شیخ طریقت حافظ صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب للہ شریف
شیخ طریقت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپور شریف
شیخ طریقت صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب چورہ شریف کے اسمائے گرامی سے منسوب کرنا سعادت سمجھتا ہوں جنہوں نے ملت اسلامیہ کی علمی وفکری تہذیبی اور مذہبی سرگرمیوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔

عبدالحلیم

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۳
۲	پیشِ لفظ	۴
۳	اظہارِ خیال	۵
۴	اخلاصِ نیت	۸
۵	ایمان	۹
۶	ایمان مفصل ، ایمانِ مجمل ، طہارت	۱۲
۷	وضو کے فضائل	۱۴
۸	طریقہ وضو	۱۵
۹	وضو میں فرائض وضو میں سنتیں	۱۶
۱۰	وضو میں مستحبات	۱۷
۱۱	جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، غسل کا بیان، غسل کا مسنون طریقہ	۱۸
۱۲	غسل کے فرائض، جن صورتوں میں غسل فرض ہے	۱۹
۱۳	یہ غسل مستحب ہے چند ضروری مسائل	"
۱۴	تیمم کا بیان	۲۰
۱۵	تیمم کے فرائض	۲۱
۱۶	تیمم کی سنتیں، وضو میں پاؤں کا دھونا	۲۲
۱۷	آذان کا بیان	۲۶
۱۸	نماز کی اہمیت و فرضیت	۲۸
۱۹	نماز کی فرضیت و اہمیت، فرض کے وقتوں کا بیان	۲۹
۲۰	شرائط نماز	۳۰
۲۱	نماز کے فرائض اور ان کے مسائل مسئلہ مسئلہ	۳۱

Marfat.com

3707

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۲	ضروری	۳۲
۲۳	قرأت۔ رکوع	۳۳
۲۴	سجود۔ قعدہ اخیرہ	۳۴
۲۵	نماز کے واجبات کا بیان	۳۶
۲۶	تعدیلِ ارکان یعنی رکوع سجود اور قومہ	״
۲۷	نماز کی سنتوں کا بیان	۳۷
۲۸	نماز کے مستحبات۔ نماز کے بعد ذکر و دعا	۳۸
۲۹	نماز توڑنے والی چیزوں کا بیان	۳۹
۳۰	نماز وتر کا بیان۔ مسئلہ	۴۲
۳۱	سنتوں اور نفل نمازوں کا بیان	۴۴
۳۲	قضا نماز کا بیان	۴۶
۳۳	مردوں کو کانوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے	۴۸
۳۴	رفع یدین نہ کریں	۴۹
۳۵	آمین آہستہ کہنا چاہیے	۵۲
۳۶	مقتدی امام کے پیچھے قراءت نہ کرے	۵۳
۳۶	جمعہ کی وجہ تسمیہ	۵۶
۳۷	حضرت ابی عمرؓ اور حضرت ابی ہریرہ کہتے ہیں	۵۸
۳۸	مسنون طریقہ	۵۹
۳۹	جمعہ کے دن کی فضیلت، جن پر جمعہ فرض ہے	۶۰
۴۰	جن پر جمعہ فرض نہیں، ننگے سر نماز پڑھنا منع ہے	۶۱
۴۱	رسمِ بد	۶۳

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۶۴	تحیۃ الوضو۔ نمازِ اشراق۔ نمازِ چاشت	۴۲
۶۵	صلوٰۃ الاوابین نمازِ تہجد	۴۳
۶۶	صلوٰۃ تسبیح	۴۴
۶۷	مقتدی کی اقسام۔ مدرک۔	۴۵
۶۸	مقتدی لاحق	۴۶
۶۹	مسبوق	۴۷
۷۲	احکامِ مسجد کا بیان، فضیلت بنائے مسجد	۴۸
۷۵	رمضان کی فضیلت	۴۹
۷۶	قیام رمضان کا اجراء روزے کی مفسدات	۵۰
۷۷	روزے کی شفاعت۔ روزے کی روح	۵۱
۷۸	ریا سے پرہیز سحری کی تاکید	۵۲
۷۹	افطاری کی فضیلت علم کا بیان	۵۳
۸۴	علماء و فضلا کی بزرگی و فضیلت	۵۴
۸۶	قیامت کے دن شفاعت کرنے والے لوگ	۵۵
۸۷	فضیلت علم	۵۶
۹۰	قرآن مجید پڑھنے کے فضائل و آداب	۵۷
۹۲	آداب تلاوت و مسائل قرأت (مسئلے)	۵۸
۹۷	میت کا غسل اور کفن	۵۹
۱۰۰	لفافہ	۶۰
۱۰۲	حیلہ اسقاط کا مفہوم	۶۱
۱۰۳	حیلہ اسقاط کا طریقہ	۶۲

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۶۳	مطلق حیلے کا جواز	۱۰۶
۶۴	حیلہ اسقاط کا ثبوت	۱۱۳
۶۵	سوال - جواب	۱۱۴
۶۶	ارشاد	۱۲۰
۶۷	چالیس حدیثیں درود شریف	۱۲۳
۶۸	مریض کی بیمار پرسی	۱۲۴
۶۹	تسبیح و تحمید	۱۲۵
۷۰	توبہ کرنا اور بخشش مانگنا	۱۲۶
۷۱	ذکر	۱۲۷
۷۲	ذکر کے بارے	۱۲۸
۷۳	تجارت	۱۲۹
۷۴	دُعا	۱۳۱
۷۵	تعارف جامعہ	۱۳۲

Marfat.com

پیش لفظ

میرے عزیز فاضل مؤلف حضرت مولنا عبد الحلیم مہتم جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ چکوال نے [redacted] "ارکان" لکھ کر مسلمان مردوں عورتوں کے لیئے اپنی معلومات کا ایک وافر ذخیرہ فراہم کیا اور وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا آپ نے جو کچھ تحریر کیا خلوص اور للّٰہیت کے ساتھ تحریر کیا حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہمارے ظاہر و باطن کو پاک رکھنا چاہتا ہے اور یہ ابنوع انسانی پر احسان ہے یہ کتاب جمالِ ظاہری کے ساتھ ساتھ جمالِ باطنی کو برقرار رکھنے کے لیئے لکھی گئی ہے اور جب تک یہ حاصل نہ ہو ظاہری جمال باقی نہیں رہ سکتا اللہ جلّ شانہٗ میرے عزیز مولانا کو قائم دائم رکھے تاکہ علم و دانش کا یہ چشمہ جاری رہے اور بھولے بھٹکے ہدایت پاتے رہیں۔

حافظ غلام ربّانی

خطیب جامع مسجد انوار آباد شریف

چکوال

Marfat.com

اظہارِ خیال

میں نے یہ مختصر رسالہ اسلامی ارکان جو کہ میرے عزیز مولانا حافظ عبدالحکیم کی تصنیف ہے اس کا بغور مطالعہ کیا جو کہ مسائل ضروریہ قرآن و حدیث پر مشتمل ہے مسائل محققہ کا ذکر جن کی تصریحات کتب متقدمین اور متاخرین میں بھی دستیاب ہیں اس پُرفتن دور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ دین کے مسائل ضروریہ سے مسلمان بھائیوں کو آسان طریقے سے آمادہ کریں ۔ تاکہ فقہ حنفی کی روشنی میں علم و عمل والی راہ پا سکیں فقہ حنفی کے بانی امام اعظم ابو حنیفہ کا اہم کارنامہ ہے کہ فقہ جیسے فن کو مدون کیا اس سے پہلے اگرچہ حضرات صحابہ ہی کے زمانہ سے استنباط تصریح و قیاس سے کام لینے کا طریقہ رائج پا چکا تھا اور احکام و مسائل کا ایک معتدبہ ذخیرہ فراہم ہو چکا تھا مگر اس کا سارا دار و مدار زبانی روایات پر تھا باقاعدہ ترتیب اور فن کی ضرورت نہ تھی مجتہدین صحابہ جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود عبداللہ بن عمر بن عباس حضرت عمر حضرت علی وغیرہم کے ارشد تلامذہ ملک کے اطراف و جوانب میں منتشر تھے اور ان روایات کی نشر و اشاعت میں مصروفِ عمل تھے ان کی زندگی کا مشغلہ سوائے تعلیم و تعلم کے اور کچھ نہ تھا لیکن ان منتشر اجزا کو فن کا درجہ دینے اور باقاعدہ قانون کی شکل دینے میں ابھی بہت سے مراحل طے کرنے تھے امام صاحب کے زمانہ میں تہذیب و تمدن کے نئے نئے نقشے بن رہے تھے نئے نئے حادثات واقعات نے ان روایات کا دائرہ تنگ کر دیا تھا ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی مردِ خدا

Marfat.com

صاحب دانش و حکمت اٹھے اور ان جزئیات منتشرہ کو ایک اصولی ترتیب دے کر قانونی شکل دی امام ابو حنیفہ کی حساس طبیعت اور دور بین نگاہوں سے یہ چیز کب مخفی رہ سکتی تھی مزاج میں لطافت و ذکاوت نے سونے پر سہاگہ والا کام کیا آخرکار ان غیر مرتب اجزاء کو ایسے سلیقہ اور اصول کے ساتھ مرتب کیا کہ آئندہ آنے والی نسلوں کے واسطے راہ عمل بھی یقینی کر دی

چنانچہ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتاوٰی رضویہ سے بھی خوشہ چینی کی گئی ہے اسی طرح آپ کی کتاب زلال الجوائز سے حیلہ اسقاط کا مسئلہ عن وعن رسالہ ہذا میں نقل کیا گیا امید کی جاتی ہے کہ قارئین حضرات خصوصی طور پر علمائے کرام و خطبائے عظام کے لیئے روشنی کا مینار ثابت ہو گی۔

حبیبی اور قبلہ حافظ غلام ربانی ناظم جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم کے توسل سے برکت دے

مفتی محمد اکرام الحق صدر مدرس

مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَسَیِّدِ الْاَنْبِیَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ نُجُوْمِ الْھُدٰی وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَآءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَبَدًا اَبَدًا ٥

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخلاصِ نیّت

نمبر ۱:- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

ترجمہ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دارومدار صرف نیت پر ہے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے پتہ چلتا ہے۔ کہ نیک اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اگر نیت ٹھیک ہے تو اس کا ثواب ملے گا ورنہ نہیں

نمبر ۲:- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ (مسلم)

ترجمہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہاری شکل وصورت اور تمہارے مال کو نہ دیکھے گا بلکہ تمہارے دلوں کو

Marfat.com

اور تمہارے اعمال کو دیکھے گا۔

ایمان

نمبر۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْ نِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِ سْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ آنے والے شخص نے (جو درحقیقت جبرائیل علیہ السلام تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انسانی شکل میں آئے تھے) اور عرض کرنے لگے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو اسلام کے بارے میں بتلایئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دو، نماز پڑھو زکوٰۃ ادا کرو رمضان شریف کے روزے رکھو اور اگر توفیق ہو تو حج کرو اس اجنبی شخص نے کہا (یعنی جبرائیل علیہ السلام نے)، آپ نے سچ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں تعجب ہوا ہے کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور تصدیق

Marfat.com

بھی کرتا ہے اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتلائیے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم اللہ تعالی، اس کے فرشتوں اللہ تعالی کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت اور ہر خیر و شر کو اللہ تعالی کی تقدیر سے وابستہ مانو

سوال پیدا ہوا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہہ کر کیوں مخاطب کیا۔

ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ و نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ لفظ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دو اعتبار ہیں۔ ایک لحاظ سے آپ کا نام ہے جو آپ کی شخصیت پر دلالت کرتا ہے اور ایک اعتبار سے یہ آپ کی صفت ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معنی ہیں جس کی بے حد حمد اور تعریف کی گئی ہو قرآن میں آپ کا نام لے کر بلانے سے منع کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منع کا سبب نام لے کر بلانا ہے اور یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہنا باعتبار نام کے کہنا منع ہے اور یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم باعتبار صفت کے کہنا جائز ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جو یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا تھا یہ باعتبارِ صفت ہی کے کہا تھا (شرح مسلم جلد اول)

یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہنے کی دوسری وجہ جواز یہ ہے کہ قرآن میں نام لے کر بلانے سے منع کیا ہے پس اگر یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہنے سے ندا کرنا اور بلانا مقصود نہ ہو محض ذوق و شوق سے آپ کا ذکر کرنا مقصود ہو تب

Marfat.com

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا جائز ہے اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا پیر سُن ہو گیا کسی شخص نے ان سے کہا جو شخص تم کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کو یاد کرو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے باآوازِ بلند پکارا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ان کا پاؤں "بعذور" ٹھیک ہو گیا۔

(شفا شریف جلد دوم)

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلانا مقصود نہ ہو بلکہ اظہارِ مسرت کے طور پر آپ کا نام لینا اور نعرہ لگانا مقصود ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو آپ کو دیکھنے کے لیئے مدینہ کے تمام لوگ مرد عورتیں بچے اور غلام اپنے اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور خوشی سے سب باآواز بلند نعرہ لگاتے۔

یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(صحیح مسلم شریف جلد دوم)

بہرحال اس تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا باعتبار وصف کے مطلقاً جائز ہے اور نام کے اعتبار سے بحثیت ذکر اور بحثیت نعرہ یا محمد کہنا جائز ہے

اسلام کی تعریف میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ ارکان بتلائے ان سب کا تعلق ظاہری اعمال سے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص میں یہ ظاہری طور پر یہ پانچ ارکان پائے جائیں گے اُس کو مسلمان کہا جائے گا کیونکہ

Marfat.com

اسلام کا اطلاق اطاعت ظاہری پر کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ایمان مفصل اٰمنتُ باللہِ وملٰئکتہٖ وکُتُبِہٖ ورُسُلِہٖ والیومِ الاٰخرِ والقدرِ خیرِہٖ وشرِّہٖ مِنَ اللہِ تعالٰی والبعثِ بعدَ الموتِ ط

ایمان مجمل اٰمنتُ باللہِ کما ھُوَ باسمائہٖ وصفاتہٖ وقبلتُ جمیعَ احکامِہٖ اقرارٌ باللسانِ وتصدیقٌ بالقلبِ ط

طہارت طہارت کے معنی ہیں پاکیزگی : اسلام میں پاکیزگی کی بہت اہمیت ہے اللہ جلّ شانہٗ فرماتے ہیں

فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَہَّرُوْا ط وَاللہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ ۝

ترجمہ :- اس میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں صاف ستھرا رہنے کو اللہ تعالٰی محبت کرتا ہے پاک صاف لوگوں سے (التوبہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے اہلِ قبا سے پوچھا کہ اللہ تعالٰی نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف کی ہے تم میں کونسی خصوصیت ہے انہوں نے عرض کی کہ ہم قضائے حاجت کے بعد اوّلاً ڈھیلوں سے اور پھر پانی سے

Marfat.com

استنجا کرتے ہیں ۔ فرمایا ٹھیک ہے یہ ان کی لطافت طبعی کی دلیل ہے جب وہ اس معاملہ میں اتنے محتاط ہیں تو ان کے بدن اور لباس کی صفائی کے بارے میں آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص جسمانی صفائی اور نظافت کا خیال رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل تعریف ہے صاحب قرطبی فرماتے ہیں یعنی ظاہری نظافت انسانی مروّت کا تقاضا بھی ہے اور شریعت کا حکم بھی ۔ اور جو آدمی صاف ستھرا رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ تعریف ہے

(تفسیر مظہری۔ نور العرفان ۔ خزائن العرفان ، ضیاء القرآن)

صاحب خزائن العرفان فرماتے ہیں ڈھیلوں سے استنجا سُنّت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر مواظبت فرمائی اور کبھی ترک بھی کیا اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں

مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

(المائدہ)

ترجمہ (اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا البتہ وہ تم کو پاکیزہ کرنا چاہتا ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ ۔ (مسلم شریف)

ترجمہ :۔ پاکیزگی نصف ایمان ہے

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پاکیزگی کی چار قسمیں ہیں

Marfat.com

(۱) - ظاہری جسم کو حدث (بے وضو ہونا) نجاست اور فضلات سے پاک کرتا ہے۔

(۲) - اعضائے جسمانیہ کو ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک کرنا

(۳) - دل کو باطل شہوت - تکبر - حسد حرص کینہ بخل کو ہر قسم کے اخلاق رذیلہ سے پاک کرنا۔

(۴) - اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت کے سوا دل کو ہر قسم کے خیالات سے پاک کرلینا۔ (احیاء العلوم)

وضو کے فضائل

(۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میری اُمت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثار وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

(۲) - نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جب وضو کرتا ہے۔ تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرے تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے

Marfat.com

یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا۔

(نسائی شریف)

(۳) امیرالمومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے اور پھر پڑھے :۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ ۔ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے

(مسلم شریف)

۴ جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لیۓ دس نیکیاں لکھی جائیں گی

(ترمذی شریف)

(۵) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لیۓ دوگناہ ثواب ہے

(طبرانی شریف)

طریقہ وضو

عبادت کی نیت کر کے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اونچی جگہ قبلہ رو بیٹھ کے دھو شروع کرے پھر تین بار ہتھیلیوں سمیت پہنچوں تک ہاتھ

Marfat.com

دھوئے پھر تین مرتبہ پانی لے کر کلی کرے اور ہر بار مسواک استعمال کرے۔ اس کے بعد تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے اور ناک صاف کرے پھر تین مرتبہ کہنیوں سمیت کلائیاں دھوئے اور انگلیوں میں خلال کرے پھر سر کا مسح اس طرح کرتے ہوئے سر کی اگلی جانب لائے پھر کانوں کے ظاہر باطن کا مسح کرے اس کے بعد گردن کا مسح کرے پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھوئے اور انگلیوں میں خلال کرے ہر عضو میں دائیں جانب سے ابتدا کرے اور عضو کے بالائی حصّہ کے دھونے سے ابتدا کرے ہر عضو کو دھوتے وقت دُعا مانگے وضو کے آخیر میں بھی دُعا کرے وضو کا بچا ہوا پانی قبلہ رُو کھڑے ہو کر پی لے

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ط

ترجمہ :۔ اے ایمان والو! جب تم اٹھو نماز ادا کرنے کے لیئے تو پہلے دھو لو اپنے چہروں اور اپنے بازو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں پر اور دھو لو اپنے پاؤں ٹخنوں تک۔

وضو میں فرائض

مُنہ کا دھونا ہاتھ ، پاؤں کہنیوں سمیت دھونا۔ سر کا مسح کرنا اور ٹخنوں تک پاؤں کا دھونا

وضو میں سنتیں

وضو میں عبادت کی نیت کرنا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر وضو شروع کرنا پہنچوں تک تین بار ہاتھ دھونا۔

Marfat.com

کلی کرنا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ داڑھی میں خلال کرنا۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ پورے سر کا مسح کرنا کانوں کے ظاہر و باطن کا اسی گیلے پانی سے مسح کرنا قرآن کریمہ میں اعضائے مذکورہ کی ترتیب کے مطابق وضو کرنا وضو کے تمام افعال کو پے در پے کرنا ہر عضو کو تین بار دھونا

وضو میں مستحبات

وضو کے لیئے اونچی جگہ بیٹھنا وضو کی جگہ کا پاک ہونا وضو کا پانی دھوپ سے گرم نہ ہوا ہو ہر عضو کے بالائی حصے سے وضو کی ابتدا کرنا کلی وغیرہ کا پانی وضو کے پانی میں نہ گرنے دے قبلہ رو ہو کر وضو کرنا ڈھیلی انگوٹھی کو وضو کے وقت حرکت دینا۔ وضو میں غیر سے مدد نہ لینا وضو کا پانی قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو کر پینا اعضاً وضو کو حدود مفروضہ سے زیادہ مقدار تک دھونا مثلاً ہاتھوں کو بازوؤں تک اور پاؤں کو پنڈلیوں تک دھونا تاکہ قیامت کے دن زیادہ مقدار میں اعضائے وضو چمکیں وضو کے بعد تولیہ استعمال کرنا ہاتھوں سے وضو کے پانی کو نہ جھاڑنا وضو کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر پڑھنا اور کلمہ شہادت پڑھنا اور اس کے بعد یہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ط ۔ وضو میں باتیں نہ کرنا۔ ہر عضو کے دھوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا وضو اور ناک میں پانی ڈالنے کے لیئے دائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا وضو کے پانی کو اپنے لیئے

Marfat.com

خاص نہ کرنا

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

پاخانہ یا پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا خون پیپ یا زرد پانی کا بہہ کر نکل جانا منہ بھر قے کرنا سہارا لگا کر یا لیٹ کر سو جانا نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا کسی وجہ سے بے ہوش ہو جانا دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا

غسل کا بیان

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۔ اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو (نہا کر) خوب صاف ستھرا ہو جاؤ

غسل کا مسنون طریقہ

پہلے ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوتا پھر استنجا کرے اور جس جگہ نجاست ہو اسے دور کرے پھر وضو کرے اور وضو کے بعد دائیں کندھے پر تین بار اور پھر بائیں مونڈھے پر تین بار پانی بہائے اور پھر تین مرتبہ سر پہ اور سارے بدن پر پانی بہائے اور جسم کو خوب ملے اور کسی سے کلام نہ کرے

Marfat.com

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں۔ غرغرہ کرنا اس طرح کہ پانی حلق کی جڑ تک بہہ جائے ناک میں پانی ڈالنا جہاں تک نرم جگہ ہے دھل جائے سارے بدن پر پانی بہانا کہ کوئی جگہ رہ نہ جائے۔

جن صورتوں میں غسل فرض ہے

منی کا شہوت سے نکلنا سوتے میں احتلام ہونا۔ مرد کا عورت سے مباشرت کرنا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے عورت کا حیض سے فارغ ہونا۔ نفاس ختم ہونا یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد آنے والے خون کا بند ہونا۔

یہ غسل مسنون ہیں۔ جمعہ کی نماز اور دونوں عیدوں کے لیے احرام باندھتے وقت اور عرفہ کے دن غسل کرنا سنت ہے

یہ غسل مستحب ہے

وقوفِ عرفات وقوفِ مزدلفہ حاضری حرم شریف۔ حاضری دربار شریف سرکار دو عالم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب برات شبِ قدر وغیرہ کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

چند ضروری مسائل

رمضان المبارک کی رات کو جنب ہوا تو بہتر یہی ہے کہ طلوع فجر سے پہلے نہائے تاکہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے پاک ہو اگر نہیں نہایا تو روزہ میں

Marfat.com

کچھ نقصان نہیں۔ جنبی کو مسجد میں جانا طواف کرنا قرآن پاک پڑھنا اور چھونا حرام ہے۔ جنبی نے اگر درود شریف یا کوئی دعا پڑھ لی تو کوئی حرج نہیں مگر بہتر ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھے جنبی کو آذان کا جواب دینا جائز ہے جس پر غسل واجب ہو تو اسکو چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ کیونکہ جس گھر میں جنبی ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے غسل کے لیئے پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرنا چاہیے

تیمم کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ط

ترجمہ:۔ یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پاخانے سے آئے یا عورت سے صحبت کی۔ اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں پاک مٹی مسلمانوں کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے وضو اور غسل یہ اس کے لیئے بہتر ہے حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں دو شخص سفر میں گئے

Marfat.com

اور نماز کا وقت آگیا مگر اُن کے پاس پانی نہ تھا مجبوراً پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں سے ایک صاحب نے وضو کر کے نماز دھرائی مگر دوسرے نے نہ دھرائی پھر جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اس کا ذکر کیا جس نے نماز نہ دہرائی تھی اس سے فرمایا تو سُنت کو پہنچا اور تیری نماز ہوگئی اور جس نے وضو کر کے نماز دہرائی تھی اُسے فرمایا تجھے دوہرا ثواب ہے۔

تیمّم کے فرائض

تیمم میں تین فرض ہیں "نیت" اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تو تیمّم نہ ہوگا سارے مُنہ پر ہاتھ پھیرنا کہ کوئی حصّہ باقی نہ رہ جائے اگر بال برابر بھی جگہ رہ جائے تو تیمم نہ ہوگا دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا اس میں بھی خیال رہے کہ ذرہ برابر بھی جگہ باقی نہ رہے ورنہ تیمّم نہ ہوگا یہ عام فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے

تیمّم کا مسنون طریقہ یہ ہے۔ کہ نیت کر کے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دونوں ہاتھ زمین یا مٹی یا اور کسی ایسی چیز پر جس پر مٹی یا غبار ہو مارے انگلیاں کھلی رکھیں پھر ہاتھ جھاڑے اس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ میں مارے نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے اور پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے پھر دوبارہ یونہی کرتے اور پہلے داہنے ہاتھ کا مسح کرے اور پھر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے

Marfat.com

کے علاوہ چاروں انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پُشت پر رکھے اور انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کے پیٹ کو چھوتی ہوئی گھٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پُشت کا مسح کرے یونہی دائیں ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے عام فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔

تیمم کی سنتیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہنا ہاتھوں کو زمین پر مارنا انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا زیادہ مٹی لگ جانے پر ہاتھوں کو جھاڑنا اِس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا

وضو میں پاؤں کا دھونا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ تو کہا کہ اے عبدالرحمٰن اچھی طرح مکمل وضو کرو کیونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیئے جہنم کے عذاب کی ہلاکت ہو)

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف جارہے تھے ایک جگہ ہم کو پانی نظر آیا تو لوگوں نے جلدی جلدی وضو شروع کر دیا جب ہم اُن کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں خشک تھیں اِنکو پانی نے چھوا تک نہیں تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

86344

Marfat.com

نے فرمایا خشک ایڑیوں کے لیئے عذاب کی ہلاکت ہو مکمل وضو کیا کرو۔

(مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے جس وقت ہم آپ کے پاس پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا ہم وضو کرنے لگے اور پاؤں پر مسح کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلند آواز میں فرمایا خشک ایڑیوں کو جہنم کا آغاز ہو گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے وضو میں ایڑی کو نہیں دھویا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا خشک ایڑیوں کے لیئے جہنم کا عذاب ہے" بعض صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے نماز کا وقت آچکا تھا۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اقتدا کے شوق میں تھے انہوں نے راستے میں نماز پڑھی تیز چل چل کر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جا ملے دیکھا کہ جماعت تیار ہے جلدی جلدی وضو شروع کیا تاکہ جماعت سے نہ رہ جائیں اس لیئے پاؤں کو دھونے کی بجائے صرف مسح کر لیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ دیکھ کر منع کیا اور فرمایا خشک ایڑیوں کو جہنم کا عذاب ہو گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا بے حد شوق تھا پیروں کو

Marfat.com

نہ دھونا صحابہ کی عملاً تقصیر نہ تھی بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نماز کو پانے کے شوق اور وارفتگی کے عالم میں دھونے کی بجائے مسح کر بیٹھے ۔ پیروں کا دھونا فرض اور اُن پر مسح کرنا حرام ہے

عالم کا فرض ہے کہ جب کسی شخص کو غلط کام کرتے ہوئے دیکھے تو اُس کو ٹوکے اور اصلاح کرے اور اس حدیث میں نیکی کا حکم دینا وضو مکمل کرو اور برائی سے روکنا خشک ایڑیوں پر عذاب کی وعید دونوں کا ثبوت ہی تمام اعضا کو مکمل طور پر دھونا فرض ہے حتیٰ کہ اگر کسی عضو کا ذرا سا بھی حصّہ رہ جائے تو وضو نہیں ہوگا جو شخص کسی مسئلہ سے ناواقف ہوگا اس کو وہ مسئلہ بتلایا جائے کسی غلط کام سے شدت اور سختی سے روکنا چاہیے

بخاری کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے تین بار بآواز بلند فرمایا خشک ایڑیوں کو عذاب ہوگا اس سے معلوم ہوا اس حدیث میں کسی غلط کام کی اصلاح کے لیئے تاکیداً بار بار منع کیا جائے اور بار بار بآوازِ بلند منع کیا گیا

اہل سنت کا مذہب ہے کہ گنہگار کی روح اور جسم دونوں کو عذاب ہوگا اور ایڑیاں چونکہ جسم کا حصّہ ہیں ان پر عذاب کی وعید کی گئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس حدیث میں اہلِ سُنّت کے مذہب کی تائید ہے۔

ابو حیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو وضو کرتے ہوئے

Marfat.com

دیکھا آپ نے پہلے اپنے ہاتھوں کو خوب پاک صاف کیا پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور پھر تین بار اپنا چہرہ مبارک دھویا اور پھر بازوؤں کو تین بار دھویا پھر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے اور پھر فرمایا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہیں دکھاؤں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا کیا طریقہ تھا (ترمذی شریف)

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کی کیفیت جو بیان کی ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاؤں مبارک دھویا کرتے تھے

سید شریف رضی نے امیر المومنین سے حضورؐ کے وضو کی جو تفصیل بیان کی ہے اس سے بھی پاؤں کا دھونا ثابت ہے

(نہج البلاغہ)

اس کے بعد جھگڑے کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی مزید تحقیق کے لیے "روح المعانی" کا مطالعہ فرمائیں۔

کتب شیعہ میں پاؤں دھونے کی متعدد روایات آئمہ سے منقول ہے، حضرت امام موسیٰ کاظم کے ایک عقیدتمند ابن یحقطین نے وضو کی ترکیب کے متعلق استفسار کیا۔ تو حضرت نے یہ جواب تحریر فرمایا۔ اس بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں۔ تین مرتبہ کلی کرو، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو۔ تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھو لو، اپنی ڈاڑھی کے بالوں کا خلال کرو، دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک

Marfat.com

تین مرتبہ دھوؤ، اپنے پورے سر کا مسح کرو، کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کرو اور پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھوؤ۔ آخر میں فرمایا یاد رکھو اس حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا۔

(کشف الغمی جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۴ مطبوعہ ایران)

اذان کا بیان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مؤذن کی گردن قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہو گی۔

عبداللہ بن عمر بن العاص بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا کہ جب تم مؤذن سے آذان سنو تو اسکی مثل کلمات کہو۔ پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے پھر میرے لیئے جنت میں وسیلے کی دعا مانگو۔ کیونکہ وہ جنت کا ایک ایسا خاص مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا۔ اور وہ مجھے اُمید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا اور جو میرے لیئے اس مقام کی دعا مانگے گا اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

جابر بیان کرتے کہ شیطان مقام رُدخا تک بھاگ جاتا ہے۔

ابو سفیان نے بیان کیا، کہ 'رُدخا' مدینے سے چھتیس ۳۶ میل ہے (مسلم شریف)

Marfat.com

قیامت کے دِن مؤذنوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی اس کا مطلب یہ ہے کہ میدان محشر میں مؤذن سب سے ممتاز اور منفرد نظر آئیں گے دوسرا مطلب یہ کہ ان کو ثواب زیادہ ملے گا اور انہیں کثیر ثواب کو دیکھنے کا اشتیاق ہوگا اور جس شخص کو کسی چیز کا اشتیاق ہو وہ گردن اٹھا اٹھا کر دیکھتا ہے اس کی گردن لمبی نظر آئے گی تیسرا مطلب یہ ہے کہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی زیادہ اُمید ہو گی اور جس شخص کو کسی چیز کی اُمید ہوتی وہ گردن اُٹھا اُٹھا کر اس چیز کو دیکھتا ہے۔ (صحیح مسلم)

پانچوں وقت کی نماز فرض کے لیئے جس میں جمعہ بھی ہے آذان سنت مؤکدہ ہے آذان وقت پر کہنی چاہیے اگر وقت سے پہلے کہی جائے تو دوبارہ کہی جائے فرضِ عین کے علاوہ کسی اور نماز کے لیے آذان نہیں ہے عورتوں کو اذان کہنا مکروہ تحریمی ہے بے وضو کی اذان ہو جاتی ہے مگر مکروہ ہو جائے گی اس لیئے بہتر یہی ہے کہ با وضو آذان دے بلند جگہ قبلہ رُو کھڑے ہو کر کانوں میں انگلیاں ڈال کر آذان کہے آذان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آنے سے مسلمان اپنے دونوں انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں کو لگائے

علامہ شامی نے فقیہ کبیر علامہ قہستانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ پہلی مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ سن کر قُرَّةُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہنا مستحب ہے

Marfat.com

ثبوت میں علامہ شافی نے دیلمی کی کتاب الفردوس کے حوالے سے
یہ حدیث ذکر کی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص
نے آذان میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ سن کر آنکھوں پر رکھ کر انگوٹھے
چومے ہیں اس کی قیادت کر کے اس کو جنت کی صفوں میں داخل کرونگا
مُلّا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں فرماتے ہیں
جب صحیح سند سے یہ ثابت ہوگا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے آذان میں انگوٹھے چومے ہیں تو یہ ہمارے عمل کے لیئے کافی ہے کیونکہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میری اور میرے خلفائے راشدین
کی سنت پر عمل کرو

نماز کی اہمیت و فضیلت

اللہ پاک فرماتے ہیں
وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ط ترجمہ ۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔
نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو تمام حقوق ظاہری و
باطنی کے ساتھ ادا کرو نماز کے ظاہری حقوق یہ ہیں کہ سنتِ نبوی کے مطابق
تمام ارکان بجالائے جائیں اور باطنی حقوق یہ ہیں کہ تو خشوع و خضوع میں
ڈوبا ہوا ہو اور احسان کی کیفیت طاری ہو یعنی تو محسوس کر رہا ہو کہ

Marfat.com

کَاَنَّكَ تَـرَاهُ گویا کہ تو اپنے معبود کو دیکھ رہا ہو۔ ورنہ کم از کم اتنا ضروری ہے کہ تیرا رب تجھ کو دیکھ رہا ہے اِس ذوق سے ادا کی ہوئی وہ نماز ہے جس سے دین کا ستون اور مومن کی معراج فرمایا گیا ہے اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝

ترجمہ :۔ اور وہ حکم دیا کرتے تھے اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا اور اپنے رب کے نزدیک بڑے پسندیدہ تھے۔ آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ انسان کو تبلیغ کا آغاز گھر والوں سے کرنا چاہیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی حکم ملا کہ اپنے اہل خانہ کو عذاب الٰہی سے ڈرایئے دوسری جگہ ہے۔

اے مسلمانوں اپنے اہل خانہ کو آتش جہنم سے بچاؤ

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

اور حکم دیجئے اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی پابند ہو جاؤ

نماز کی فضیلت واہمیت

بے نماز کی نحوست نماز باجماعت کی فضیلت نماز باجماعت نہ پڑھنا نماز خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھنا نماز کی تفصیل ہماری کتاب جمال المسائل کو دیکھیں

فرض کے وقتوں کا بیان

قرآن کریم کا ارشاد ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

Marfat.com

ترجمہ :- بے شک نماز ایمان والوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے
اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم اور حدیث میں فرمایا ہے
کہ ہر عاقل بالغ مسلمان مرد عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے جو اس
کی فرضیت نہ مانے وہ کافر ہے اور جو جان بوجھ کر چھوڑے چاہئے ایک
وقت کی ہو وہ فاسق سخت گناہ گار ہے

حدیث شریف میں فرمایا ہے جب بچے کی عمر سات برس کی
ہو تو اُسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار
کر پڑھانا چاہیے (ابوداؤد ترمذی شریف)

ہر مسلمان عاقل بالغ پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے فجر، ظہر، عصر
مغرب، عشا۔ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج کی کرن چمکنے تک ہے اور۔
اِن علاقوں میں یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے
زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ ہے نہ اس سے زیادہ ہوگا

(فتاویٰ رضویہ)

شرائطِ نماز

طہارت، یعنی نمازی کا بدن اور کپڑے پاک ہونا نماز
کی جگہ پاک ہو۔ ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصّہ جس کا چھپانا فرض ہے وہ چھپا
ہوا ہو وہ مرد کے لیئے ناف سے لیکر گھٹنوں تک ہے۔ اور عورت کے لیئے
ہاتھوں، پاؤں اور چہرے کے علاوہ سارا بدن ہے

استقبال قبلہ یعنی منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہو، وقت یعنی نماز

Marfat.com

کا وقت پر پڑھنا - نیت کرنا - دِل کے پکے ارادے کا نام نیّت ہے - زبان سے کہہ دینا مستحب ہے -

نماز کے فرائض اور اس کے مسائل

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں - تکبیر تحریمہ - قیام - قرأت رکوع - سجود - قعدۂ اخیرہ - اور خروج

تکبیر تحریمہ - درحقیقت یہ نماز کی شرطوں میں ہے لیکن چونکہ یہ نماز سے بالکل ملی ہوئی ہے - اِس لیئے اِس کو فرائض میں شمار کیا جاتا ہے - یوں سمجھ لو کہ نماز کی سب شرطیں یعنی طہارت - استقبالِ قبلہ - سترِ عورت وقت - نیت - یہ سب چیزیں تکبیر تحریمہ کے لیئے شرط ہیں - اور تکبیر تحریمہ نماز کے لیئے شرط ہے - یعنی تکبیرِ تحریمہ ختم ہونے سے پہلے ان شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے اگر اللہ اکبر کہہ چکا اور ان شرطوں میں سے اگر کوئی بھی نہ پائی گئی تو نماز شروع ہی نہ ہوگی۔ (درِ مختار - رد المختار)

مسئلہ لفظ اللہ کو آللہ اور اکبر کو اگر آکبر کہا جائے تو نماز نہ ہوگی (در مختار)

قیام یعنی کھڑا ہونا کمی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں، اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو (درمختار)

مسئلہ فرض وتر اور سنتِ فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر یہ صحیح بیٹھ کر نمازیں پڑھے گا تو نہ ہوں گی (در مختار رد المختار)

Marfat.com

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھنے کی اجازت ہے مگر کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے کہ حدیث میں فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کی کھڑے ہو کر پڑھنے والوں کی نماز سے نصف ہے یعنی آدھا ثواب ملتا ہے

(بہار شریعت بحوالہ ردالمختار)

البتہ قیام اس وقت فرض نہ رہے گا کہ انسان کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑا ہو سکتا ہے مگر اس سے بیماری بڑھتی ہے یا دیر میں اچھا ہو گا یا اتنی تکلیف ہو گی کہ برداشت سے باہر ہے یا کشتی یا جہاز میں سوار ہے اور چکر آنے کا غالب گمان ہے تو حکم ہے بیٹھ کر نماز پڑھے اگر دیوار وغیرہ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کھڑے ہو کر اتنا ہی کہہ لے اور بیٹھ جائے

ضروری: آج کل یہ بات عموماً دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا۔ معمولی سی تکلیف ہوئی یا گھر کے کام کاج کی زیادتی کی وجہ سے تھکان ہو گئی۔ تو بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ یہی لوگ مرد ہوں یا۔ عورتیں۔ دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ کھڑے ہو کر ادھر اُدھر کی باتیں کر لیتے ہیں اور ان کو تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی تو ہم ان مسئلوں سے سبق لیں۔ اور جتنی نمازیں اس طرح پڑھی ہوں وہ انہیں پھر پڑھیں۔ ان کا دہرانا فرض ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

قرائت

یعنی قرآن کریم پڑھنا اور قرآن پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام حروف اسی جگہ سے اور اسی طرح ادا کیے جائیں جس طرح مقرّر کیے گئے ہوں تاکہ ہر حرف دوسرے حروف سے ممتاز ہو جائے۔ اور پہچانا جا سکے۔ (عالمگیری)

جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرّر کیا گیا ہے اس سے یہ مقصد ہے کہ کم از کم آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضروری ہے کہ خود سن سکے اگر کسی نے اتنا آہستہ پڑھا کہ خود بھی نہ سن سکے اور کوئی شور وغل وغیرہ بھی نہیں تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

چھوٹی یا بڑی کسی ایک آیت کا پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر، سنت اور نفل نماز کی ہر رکعت میں فرض ہے ہاں امام کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو کسی نماز میں قرات جائز نہیں یہاں تک کہ سورۃ فاتحہ بھی امام کے پیچھے پڑھنے کی اجازت نہیں۔

(دُرمختار، فتاویٰ عالمگیری)

رکوع

اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں یہ رکوع کا کم سے کم درجہ ہے اور عورت کے لیئے رکوع میں یہی سنت ہے کہ پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (عالمگیری)

جس شخص کی کمر اتنی جھک گئی اور حد رکوع کو پہنچ گئی اور وہ رکوع کے لیئے سر سے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سجود یعنی سجدہ کرنا پیشانی کا زمین پر جمنا سجدے کی حقیقت ہے اور اس کے لیئے ناک ہڈی کا بھی زمین پر لگانا ضروری ہے۔ اور اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں جما سکتا تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے۔ (عالمگیری)

ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے تو اگر ایک بار سجدہ کرنا بھول گیا تو نماز جاتی رہی سجدہ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہ ہوگی

کسی نرم چیز مثلاً۔ گھاس۔ روئی۔ قالین یا کمانی دار گدے وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی خوب جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

ریل کے بعض ڈبوں میں اسی قسم کے گدے کمانی دار ہوتے ہیں اس گدے سے اتر کر نماز پڑھنی چاہیئے (بہار شریعت)

ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی نسبت بارہ ۱۲ انگل سے زیادہ اونچی ہے تو سجدہ نہ ہوا ورنہ ہوگیا۔ (درمختار)

قعدہ اخیرہ یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی ورسولہ تک پڑھی جائے تو فرض ہے چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کرکے کہ تین ہی ہوئی اور کھڑا ہوگیا پھر یاد کرکے چار ہوچکیں بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا اگر دونوں

Marfat.com

بارکا بیٹھنا ملکر تشہد کی مقدار ہوگیا تو فرض ادا ہوگیا ورنہ نہیں

(درمختار)

پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گذرگیا تو جاگ اٹھنے کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی یونہی قیام۔ قرأت۔ رکوع۔ سجود میں آخر تک سوتا ہی رہا تو بیداری کے بعد اُن کا پھر سے ادا کرنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سہو کرے۔ ردالمختار

لوگ اس سے غافل ہیں خصوصاً نمازِ تراویح میں گرمیوں میں۔

(بہارِ شریعت)

چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کرکے سلام پھیر دے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر پانچویں کا سجدہ کرلیا۔ یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کرلیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کرلیا تو ان سب صورتوں میں فرض نفل ہوگئے لہذا اگر چاہے تو مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے تاکہ جوڑا ہو جائے۔ اور اکیلی نہ رہے ہاں مغرب میں اور نہ ملائے۔ کہ چار پوری ہوگئیں

درمختار۔ ردالمختار

خروج بصنعہٖ یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد قصداً سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہونا۔ سلام کے علاوہ کوئی اور کام قصداً کرے گا۔ تو نماز کا دہرانا واجب ہو گا

Marfat.com

اور بلا ارادہ کوئی ایسا کام پایا گیا جو نماز میں نہیں کیا سکتا تو نماز باطل ہو گی نئے سرے سے پڑھنا فرض ہو گا

(درمختار وغیرہ)

نماز کے واجبات کا بیان

تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا۔ الحمد اللہ پڑھنا سورۃ ملانا یعنی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں یا ان کے برابر ایک یا دو آیتیں پڑھنا۔ الحمد کا سورت سے پہلے ہونا الحمد اور سورت کے درمیان کسی اور چیز کا حائل نہ ہونا قرأت سے فارغ ہوتے ہی رکوع کرنا

تعدیل ارکان یعنی رکوع سجود اور قومہ

جلسہ میں ایک بار سبحان اللہ کہنا کی مقدار ٹھہرنا۔ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ قعدہ اولی دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا دعائے قنوت سے پہلے لفظ اللہ اکبر کہنا نماز میں سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا۔ دو فرض یا واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کہنے کی مقدار چپ نہ رہنا ہر واجب و فرض کا اسکی جگہ ہونا فرض وتر اور سنت مؤکدہ میں قعدہ اولی میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا تو اگر بھول کر ہو تو سجدہ سہو کرے اور اگر قصداً ہو تو نماز دہرائے اور چار۔ رکعت والے نوافل یا سنت غیر مؤکدہ کے جیسے عصر اور عشاء سے پہلے کی سنتیں، قصداً۔ اولی میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت

Marfat.com

ہیں سبحان اور اعوذ بھی پڑھے تو یہی مستحب ہے۔ (درمختار)

نماز کی سنتوں کا بیان

تکبیر تحریمہ کے لیئے ہاتھ اُٹھانا ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا بوقت تکبیر سر نہ جھکانا تکبیر سے پہلے ہاتھ اُٹھانا تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ باندھنا پہلے سبحان پھر اعوذ باللہ اور پھر بسم اللہ پڑھنا الحمد ختم ہونے پر آمین کہنا رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں نہ پھیلانا رکوع میں کم از کم سبحان ربی العظیم تین بار کہنا رکوع میں جانے کے لیئے اللہ اکبر کہنا۔ رکوع میں صرف اسقدر جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں رکوع سے اُٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہنا سجدہ کے لیئے اور سجدہ سے اُٹھنے کے لیئے اللہ اکبر کہنا سجدہ میں ہاتھ زمین پر رکھنا کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنا سجدہ میں جانے کے لیئے زمین پر پہلے دونوں گھٹنے ایک ساتھ رکھنا پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور سجدہ سے اُٹھتے وقت اُس کا عکس کرے یعنی پہلے پیشانی اُٹھائے پھر ناک اُٹھائے پھر ہاتھ اور پھر گھٹنے اُٹھائے۔ سمٹ کر سجدہ کرنا دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا دوسری رکعت کے لیئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اُٹھنا دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا دائیں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں بائیں پر اور انگلیوں کو اُن کے حال پر چھوڑنا اور انکے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا شہادت پر اشارہ کرنا تشہد کے بعد قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا درود شریف کے بعد عربی میں دعا کرنا

Marfat.com

اور بہتر وہ دعائیں ہیں جو بزرگوں سے منقول ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ دو بارہ کہنا پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف

ظہر، مغرب، اور عشا کے بعد مختصر ذعاکر کے سنتوں کے لیے کھڑا ہو جانا ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔

(دُرِمختار- عالمگیری)

نماز کے مستحبات

قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ نظر رکھنا رکوع میں پاؤں کی پیٹھ پر نظر رکھنا سجدہ میں ناک کیطرف قعدہ میں گود کی طرف پہلے سلام میں داہنے شانے کی طرف اور دوسرے سلام میں بائیں طرف - جمائی آئے تو منہ بند کیے رہنا اگر نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبانا اور اس سے بھی نہ رُکے تو قیام میں دائیں ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھنک لینا اور قیام میں نہ ہو تو بائیں ہاتھ کی پُشت سے - اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانپنا مکروہ ہے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے کے اندر رکھنا - جہاں تک بندپڑے کھانسی کو روکنا قیام کی حالت میں دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا

(عالمگیری)

نماز کے بعد کے ذکر و دعا

ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے آیۃ الکرسی اور تینوں قُل ایک ایک بار پڑھے سر کے اگلے حصے پر ہاتھ رکھ پڑھے بسم اللہ الذی لا الٰہ الا ھو

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیَ الْھَمَّ وَالْحُزْنَ اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے پر لائے۔ سبحان اللّٰہ ۳۳ بار الحمد للّٰہ ۳۳ بار اور اللّٰہ اکبر ۳۴ بار پڑھے حدیث شریف میں آیا ہے کہ نماز کے بعد ان کلموں کے کہنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔

نماز توڑنے والی چیزوں کا بیان

کسی بھی قسم کی بات چیت کرنا اگرچہ بھول سے ہو یا کسی کے مجبور کر دینے سے ہوا ہو۔ اگرچہ ایک آدھ بات ہی کیوں نہ ہو نماز فاسد کر دیتا ہے۔ درمختار

کسی شخص کو سلام کیا زبان سے سلام کا جواب دیا یا کسی کو چھینک آئے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ یا جواب کی نیت سے۔ الحمد للّٰہ کہا یا خوشی کی خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط یا اللّٰہ کا نام سن کر جَلَّ جَلَالُہٗ کہا یا حضور پاک کا نام سن کر درود شریف پڑھا یا اذان کا جواب دیا شیطان کا ذکر سن کر اس پر لعنت بھیجی یا نماز میں دنیا کی باتوں کا۔ خیال آیا اور وسوسہ دور کرنے کے لیئے لاحول پڑھی تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری، درمختار)

اُف۔ آہ۔ اوہ یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے کوئی اور حروف ظاہر ہوئے یا بلا وجہ کھنکھارنے میں جو حروف ظاہر ہوئے تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی (درمختار۔ ردالمحتار)

Marfat.com

بیمار کی زباں سے بے اختیار آہ۔ اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی۔ یونہی چھینک کھانسی۔ جمائی۔ ڈکاریں جتنے حروف مجبوری میں نکل جاتے ہیں وہ معاف ہیں نماز کے اندر کھانا پینا نماز کو فاسد کر دیتا ہے جان بوجھ کر ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل گیا۔ یا کوئی بوند اس کے منہ میں گری اور اس نے نگل لی تو نماز جاتی رہے گی۔ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی اس کو نگل گیا اگر چنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی مکروہ ہوئی اگر چنے کے برابر ہے تو نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری)

دانتوں سے خون نکلا اور نگل گیا اگر حلق میں خون کا مزہ محسوس ہوا تو نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں عورت نماز پڑھ رہی تھی بچے نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہے گی عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔ (ردالمحتار)

ایک رکعت میں تین بار کھجانے سے جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کے ہاتھ اٹھا لیا پھر کھجا یا پھر ہاتھ اٹھایا پھر ہاتھ سے کھجایا پھر اٹھایا علیٰ ہذا القیاس اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجایا جانے کا (عالمگیری)

Marfat.com

پے درپے تین بال اکھیڑلے۔ یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار مارا تو نماز جاتی رہی اگر پے درپے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے

(عالمگیری)

تکبیر میں اللہ کو اللا اور اکبر کو آکبر یا اکبار کہا تو نماز فاسد ہو گئی۔ اگر تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہو گی۔ (عالمگیری)

وہ چند چیزیں جو نماز میں مکروہ تحریمی ہیں۔ مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ اب ان چیزوں کو بیاں کیا جاتا ہے جن سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے ایسی نماز کو دہرانا ضروری ہے ورنہ گناہ سر پر ہے گا کپڑے یا بدن سے کھیلنا۔ کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے کپڑا اٹھانا کہ مٹی نہ لگے کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اسطرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں آدھی کلائی سے زیادہ آستین چڑھی ہونا۔

زور کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت نماز پڑھنا انگلیوں کو چٹکانا۔ یا انگلیوں کی قینچی بنانا۔ کمر پر ہاتھ رکھنا۔ ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا۔ نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا ناک اور منہ کو چھپانا بے ضرورت۔ کھنگھارنا قصداً جمائی لینا جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اس کو پہن کر نماز پڑھنا نمازی کے آگے دائیں بائیں سر پر چھت وغیرہ میں یا سجدہ کی جگہ جاندار کی تصویر ہونا۔ یا پیچھے ہی ہونا الٹا۔

Marfat.com

قرآن مجید پڑھنا کسی واجب کو چھوڑ دینا مثلاً قومہ یا جلسہ میں سیدھا
ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا قیام کے علاوہ کسی اور جگہ قرآن کریم
پڑھنا۔ رکوع میں قرأت ختم کرنا الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا
(درمختار) (عالمگیری بہار شریعت)

چند وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ تنزیہی ہیں مکروہ تنزیہی

یہی وہ فعل ہے جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں لہذا بچنا ہی چاہیے کہ ثواب
میں کمی نہ ہو سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا حدیث
میں اس کو مرغ کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا ہے ہاں اگر وقت تنگ ہے
یا ریل چلے جانے کا خوف ہے تو حرج نہیں کام کاج کے لیے میلے کچیلے
کپڑے پہن کر نماز پڑھنا نماز میں انگلیوں پر آیتوں وغیرہ کا گننا۔ ہاتھ یا سر
کے اشارے سے سلام کا جواب دینا بلا عذر آلتی پالتی مار کر بیٹھنا دامن یا
آستین سے اپنے آپ کو ہوا پہنچانا جبکہ وہ ایک بار ہو اور پنکھا جھلا تو نماز
جاتی رہی۔ انگڑائی لینا اور خواہ مخواہ کھانسنا یا کھنگھارنا نماز میں تھوکنا
فرض کی ایک رکعت میں کسی سورت یا آیت کو بار بار پڑھنا اور عذر سے
ہو تو حرج نہیں ہے مثلاً بھولے سے پڑھ گیا۔ سجدہ میں جاتے وقت
گھٹنے سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھنا یونہی سجدے سے اٹھتے وقت ہاتھ سے
پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر ہو تو مکروہ ہے۔

اعوذ باللہ۔ بسم اللہ۔ سبحانک اللھم اور آمین زور

Marfat.com

سے کہنا ۔ بغیر عذر دیوار یا لاٹھی وغیرہ پر ٹیک لگانا آستین کو بچا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرے پر خاک نہ لگے ۔ اور گرمی سے بچنے کے لیے ایسا کیا تو حرج نہیں دائیں بائیں جھومنا اُٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اُٹھانا مُنہ میں کوئی چیز مثلاً پیسے لیئے ہوئے نماز پڑھنا اگر ایسی چیز ہے کہ اس کے ہوتے ہوتے قراۃ نہیں ہوئی تو نماز فاسد ہے آنکھیں بند کر لینا کہ نماز میں دل لگے تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ دل بیٹھے جلتی ہوئی آگ نمازی کے سامنے ہونا اور لالٹین یا چراغ وغیرہ ہو تو کراہت نہیں ۔ سامنے پاخانہ وغیرہ یا نجاست ہو۔

(درالمختار ردالمحتار ۔ عالمگیری)

نماز وتر کا بیان

نماز وتر واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض کے ہے تو اگر نماز وتر کسی طرح چھوٹ گئی تو اس کی قضا واجب ہے ۔ اور جب قضا پڑھے تو اس میں دعائے قنوت بھی پڑھے خواہ کوئی سی دعا ہو البتہ قضا میں دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کے لیئے ہاتھ نہ اٹھائے جبکہ اوروں کے سامنے پڑھے کہ وہ اس کی تکبیر سے واقف ہوں گے ۔ (درمختار)

مسئلہ وتر کی نماز بیٹھ کر بغیر عذر کے نہیں ہو سکتی نماز وتر میں تین رکعت ہیں اور اس کی ہر رکعت میں الحمد للہ پڑھنا اور اس کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے وتر کے قعدہ اولی میں صرف

Marfat.com

التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے نہ درود شریف پڑھے نہ سلام پڑھے جیسے مغرب کے فرض پڑھتے ہیں۔ (درمختار)

تیسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کاندھوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں۔ پھر ہاتھ باندھ لے اور دعا قنوت پڑھے اور اس میں کسی دعا کا پڑھنا ضروری نہیں (ردالمختار)

جسے دعائے قنوت یاد نہ ہو۔ اُسے یاد کرنا چاہیے کہ خاص اس کا پڑھنا سنت اور جب تک یاد نہ ہو۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھ لیا کرے یہ بھی نہ آئے تو تین بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی کہہ لیا کرے یہ بھی نہ آئے تو صرف یارب تین بار کہہ لیا کرے واجب ادا ہو جائے گا یونہی قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھنے سے بھی واجب ادا ہو جائے گا۔

سنتوں اور نفل نمازوں کا بیان

رسول کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان بندہ اللہ کے لیئے روز فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیئے جنت میں ایک مقام بنائے گا چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشاء اور دو نماز

Marfat.com

نمازِ فجر سے پہلے (مسلم شریف)

جو سنتیں چار رکعتیں ہیں۔ مثلاً ظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی یعنی چاروں پڑھیں چوتھی کے بعد سلام پھیریں ورنہ سنتیں ادا نہ ہوں گی

یوں ہی اگر چار رکعت کی منت مانی اور دو۔ دو کرکے چار پڑھی تو سنت پوری نہ ہوگی بلکہ ضروری ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں پڑھے۔ (درمختار وغیرہ)

جو سنتیں مؤکدہ چار رکعتی ہیں اس کے قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدہ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو۔ سُبحانَکَ اللّٰہ اور اَعُوذُ بِاللّٰہِ نہ پڑھے اور ان کے علاوہ چار رکعت والی سنت غیر مؤکدہ یا نوافل قعدہ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبحانَکَ اللّٰہ اور اَعُوذُ بِاللّٰہِ پڑھے یہ پڑھنا مستحب ہے

(دُرمختار)

نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے کہ جیسے تشہد میں بیٹھتے ہیں۔ اور قرأت کی حالت میں ہاتھ باندھے جس طرح قیام میں باندھتے ہیں مگر کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہوکر پڑھنے والے کی نصف ہے

Marfat.com

وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں اُن کا بھی یہی حکم ہے

(درمختار)

تراویح بالاجماع سنتِ مؤکدہ ہے اِس کا ترک جائز نہیں اور تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے۔ یعنی ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔

(ردالمحتار)

تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر ہو تو مکروہ ہے بلکہ بعض کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں بیس ۲۰ تراویح کے ثبوت کے بارے میں میری۔ کتاب جمال المسائل کا مطالعہ کریں انشاءاللہ نفع مند ثابت ہوگی۔

قضا نماز کا بیان

سوتے میں یا بھولے میں نماز قضا ہو گئی تو اِس کی قضا پڑھنا فرض ہے۔ بیدار ہونے یا۔ یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے اب دیر لگانا۔ مکروہ ہے اور گناہ کا باعث ہے اور یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی۔ تو بلا شرعی اُسے رات دیر تک جاگنا منع ہے

(ردالمختار)

جو نماز جیسے قضا ہوئی۔ اُس کی قضا ویسے ہی پڑھی جائے گی مثلاً سفر کی چار رکعتیں۔ نماز دو ہی رکعت پڑھی جائے گی اگر سفر ختم ہو گیا ہو اور اقامت کی چار۔ رکعت والی چار رکعت ہی پڑھی جائیں گی اگرچہ کہ سفر میں قضا پڑھے۔

(عالمگیری وغیرہ)

Marfat.com

پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے پہلے فجر پڑھے پھر ظہر پڑھے پھر عصر پھر مغرب اور اس کے بعد عشا اور پھر وتر پڑھے مثلاً ظہر کی قضا ہوگئی تو فرض ہے کہ اس کو پڑھکر عصر پڑھے یا وتر قضا ہوگیا تو اسے پڑھکر فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر پڑھ لی تو ناجائز ہے (عالمگیری)

قضا نمازیں جب پانچ فرضوں سے زیادہ ہو جائیں۔ تو ان میں ترتیب ضروری نہیں اسے اختیار ہے کہ ان میں جو نماز چاہے پہلے ادا کرے اور جو چاہے پیچھے بلکہ قضا نمازوں میں اور وقتی نمازوں میں بھی ترتیب کی حاجت نہیں رہتی ان میں بھی اختیار ہے جو پہلے پڑھنا چاہے پڑھ لے۔ (ردالمحتار)

قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی۔ پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ نماز ہوگئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی

(عالمگیری)

یہ اندیشہ ہے کہ اگر قضا نماز پڑھی تو وقتی نماز فوت ہو جائے گی تو پہلے وقتیہ نماز پڑھے اور پھر قضا نماز پڑھے۔

(ھدایہ وغیرہ)

قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے ان کو چھوڑ کر ان کے بدلے قضا نمازیں پڑھے تاکہ بری الذمہ ہو جائے

Marfat.com

لیکن سنتِ مؤکدہ نہ چھوڑے

(ردالمحتار)

مردوں کو کانوں تک ہاتھ اُٹھانا سنت ہے

نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو کانوں تک ہاتھ اُٹھانا سُنت ہے اہل حدیث سنت کے خلاف کرتے ہیں اور حنفی عین سنت کے مطابق

نمبر (۱) مالک ابن حویرث سے روایت کی کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ اذا کبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ اُذُنَیْہِ وَفِی لَفْظٍ حَتّٰی یُحَاذِی بِھِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْہِ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جب تکبیر فرماتے تو اپنے ہاتھ مبارک کانوں تک اُٹھاتے - دیگر الفاظ یہ ہیں کہ کانوں کی لُو تک اُٹھاتے

(بخاری شریف مسلم شریف)

(۲) حضرت براء ابنِ عازب سے روایت - رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِنْ اُذُنَیْہِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ - میں نے نبی پاک صلے اللہ علیہ و الہٖ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ مبارک کان کے قریب تک اُٹھاتے پھر رفع یدین نہ فرماتے

(ابُوداؤد شریف)

(۳) حضرت انس فرماتے ہیں رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَبَّرَ فَحَاذٰی بِاِبْہَامَیْہِ اُذُنَیْہِ میں نے رسول اللہ علیہ والہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر کہی - آپ نے اپنے انگوٹھے اپنے کانوں کے مقابل کر دیئے - (مسلم و بخاری)

Marfat.com

(۴)۔ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی کَانَتْ بِحِبَالِ مُنْکِبَیْہِ وَحَاذٰی بِاِبْہَامَیْہِ اُذُنَیْہِ ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہاتھ مبارک اُٹھائے یہاں تک کہ ہاتھ شریف تو کندھوں کے اور انگوٹھے کانوں کے مقابل ہو گئے (ابوداود) :۔

۵ ۔ ابو حمید ساعدی فرماتے ہیں۔ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَذَا وَجْہِہٖ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ تم سب میں سے زیادہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز کو میں جانتا ہوں۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو نماز میں تو تکبیر فرماتے۔ اور اپنے ہاتھ مبارک چہرے شریف کے مقابل تک اُٹھاتے

(طحاوی شریف)

کانوں تک ہاتھ اُٹھانے سنت ہیں۔ اس سلسلے میں پانچ احادیث بیان کی گئیں اللہ پاک ان حدیث کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور حنفیہ مسلک پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

رفع یدین نہ کریں

رکوع میں جاتے وقت رکوع سے اُٹھتے وقت دونوں ہاتھ اُٹھانا احناف کے نزدیک خلاف سنت ہے اور ممنوع ہے رکوع کے آگے پیچھے رفع یدین ممنوع

Marfat.com

ہے جن صحابہ سے یا نبی پاک صلے اللہ علیہ والہٖ وسلّم سے رفع یدین ثابت ہے وہ پہلا فعل ہے بعد میں منسوخ ہو گیا۔

(۱) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم سے حضرت عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نماز نہ پڑھوں "پس آپ نے نماز پڑھی" اس میں سوائے تکبیر تحریمہ میں کبھی ہاتھ نہ اُٹھائے ابن مسعود کی حدیث حسن ہے اس میں رفع یدین نہ کرنے پر بہت سے علمائے صحابہ و علمائے تابعین کا عمل ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

(۲) حضرت براء ابن عازب فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو اپنے ہاتھ اُٹھاتے تھے پھر نماز سے فارغ ہونے تک نہ اُٹھاتے تھے۔ (ترمذی شریف)

(۳) حضرت براء ابن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کو دیکھا۔ کہ جب آپ نے نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اُٹھائے پھر نماز سے فارغ ہونے تک نہ اُٹھائے

(ابوداؤد شریف)

(۴) سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلّے اللہ علیہ والہٖ پہلی تکبیر میں ہاتھ اُٹھاتے تھے پھر کبھی نہ اُٹھاتے تھے

(طحاوی شریف)

Marfat.com

۵ بیہقی وطحاوی شریف نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لَا یَرْفَعُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْھَا۔ کہ آپ نماز کی پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر کسی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(بیہقی وطحاوی شریف)

(۶) حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے امام طحاوی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے

(طحاوی شریف)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ رکوع کے آگے پیچھے رفع یدین کرنا منع ہے اور بہت سی احادیث سے ممانعت ثابت ہوئی ہے۔ یہاں اختصار کے ساتھ احادیث کو ذکر کیا گیا ہے۔

(۷) حضرت عبداللہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔ کیونکہ یہ کام ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پہلے کیا تھا پھر چھوڑ دیا (عینی شرح بخاری)

اس حدیث سے پتہ چلا کہ رفع یدین پہلے جائز تھا پھر منسوخ ہو گیا ہے لہذا اب رفع یدین منع ہے۔

Marfat.com

آمین آہستہ کہنا چاہیے

(۱) نمازِ جہری ہو یا سری امام و مقتدی ہو یا اکیلا ہو۔ آمین آہستہ کہنا چاہیے کیونکہ نبی پاک صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کے عمل و سُنت کے مطابق ہے احناف کا مسلک بھی یہی ہے (۲) حضرت وائل ابن حجر نے نبی کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب نبی کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم ولاالضالین پر پہنچے تو آپ نے فرمایا آمین۔ اور آمین میں آواز آہستہ رکھی

(امام احمد، طبرانی)

پتہ یہ چلا کہ آمین آہستہ کہنا نبی پاک صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کی سنت ہے۔

(۳) ابن حجر فرماتے ہیں قَالَ لَمْ یَکُنْ عُمَرُ وَعَلِیٌّ رضی اللّٰہُ عَنْہُمَا یَجْہَرَانِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِآمِیْنَ حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما نہ بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھتے تھے۔ نہ آمین پتہ چلا کہ آہستہ آمین کہنا صحابہ کی سنت ہے۔

(۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ امام چار چیزیں آہستہ کہے اعوذ باللہ۔ بسم اللہ۔ آمین اور ربنا لک الحمد

(عینی شرح ہدایہ)

(۵) ابراہیم نخعی نے روایت کی آپ نے فرمایا کہ امام چار چیزیں آہستہ کہیں اعوذ باللہ۔ بسم اللہ۔ سبحانک اللّٰہ اور آمین۔ یہ حدیث

Marfat.com

امام محمد نے آثار میں اور عبدالرزاق نے اپنی تصنیف میں بیان کی ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرام محدثین کے اقوال سے پتہ چلتا ہے کہ آمین آہستہ کہنا چاہیے

مقتدی امام کے پیچھے قراۃ نہ کرے

مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے ۔ خاموش رہنا ضروری ہے۔ قرآن کریم میں یوں آتا ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ط اور جب قرآن شریف پڑھا جائے تو اُسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ رحم کیے جاؤ ۔ ابتدائے اسلام میں دنیاوی باتیں بھی جائز تھیں اور مقتدی قرأت بھی کرتے تھے ۔ چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا ۔ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔ اس آیت سے باتوں کو منسوخ فرما دیا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ ۔ ہم لوگ نماز میں باتیں کر لیا کرتے تھے ہر ایک نماز کی حالت میں اپنے ساتھی سے گفتگو کر لیتا تھا ۔ یہاں تک کہ یہ آیت اُتری وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ ہم کو حکم دیا گیا خاموش رہنے کا اور کلام سے منع فرما دیا گیا ۔

(مسلم و بخاری)

Marfat.com

اللہ جل شانہٗ نے جب یہ حکم نازل فرمایا وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ط اور جب قرآن شریف پڑھا جائے تو غور سے سنو اور چپ رہو (جب یہ آیت اتری تو مقتدی کی تلاوت منع ہوگئی صاحب تفسیر مدارک نے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ الخ کے تحت لکھتے ہیں۔ وَجُمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ عَلٰى اَنَّهٗ فِى الشَّىْءِ عام صحابہ کرام کا فرمان یہ ہے کہ یہ آیت مقتدی کی قرأت امام سننے کے متعلق ہے تفسیر خازن ابن عباس اور دیگر تفاسیر میں موجود ہے کہ امام کے پیچھے تلاوت منع ہے تحقیق سے پتہ چلا کہ ابتدائے اسلام امام کے پیچھے مقتدی قرأت کرتے تھے۔ اس آیت مذکورہ کے نزول کے بعد امام کے پیچھے قرأت منسوخ ہوگئی۔ قرآن کی رو سے دیکھیں تو مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہیں کر سکتا اب احادیث کو ملاحظہ فرمائیں۔

۱) اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ ابن ثابت عَنِ الْقِرَاَتِ مَعَ الْاِمَامِ، فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِىْ شَىْءٍ عطاء ابن یسار سے مروی ہے انہوں نے زید بن ثابتؓ سے امام کے ساتھ قرأت کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ امام کے ساتھ قراۃ بالکل جائز نہیں

(مسلم شریف سجود تلاوت)

۲) فقال لهٗ ابوبكر فحديث ابى هريرة فقال هو صحيح يعنى وَاِذَا قَرَاَ فَانْصِتُوْا :۔ ابو بکر نے مسلمانوں سے پوچھا

Marfat.com

کہ ابوہریرہ کی حدیث کیسی ہے تو آپ نے فرمایا کہ بالکل صحیح ہے یعنی یہ حدیث کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو بالکل صحیح ہے

(۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

(نسائی شریف۔ مسلم شریف باب التشہد)

(۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا۔ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرْءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ جس کا کوئی امام ہو تو امام کی تلاوت اس کی تلاوت ہے۔ (طحاوی شریف)

(۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قَالَ لَیْتَ فِیْ فَمِ الَّذِیْ یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ حَجَرٌ۔ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے کاش اس کے منہ میں پتھر ہو (امام محمد نے موطا ص)

قرآن و حدیث کی تحقیق سے حق ظاہر ہو گیا کہ مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے کیونکہ ناجائز ہے آگے قاری کی اپنی مرضی حق کو پسند کرے یا نہ کرے

Marfat.com

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ يَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الۡبَيۡعَ ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۞

ترجمہ:۔ اے ایمان والو جب تمہیں بلایا جائے نماز کی طرف جمعہ کے دن تو دوڑ کر جاؤ اللہ کے ذکر کی طرف اور فوراً چھوڑ دو۔ خرید و فروخت یہ تمہارے لیئے بہتر ہے اگر تم (حقیقت) کو جانتے ہو۔

جمعہ فرضِ عین ہے جمعہ کی فرضیت کتاب و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اس کا انکار کفر ہے اللہ جل شانہٗ کے ارشاد سے جمعہ کی فرضیت کی محکم دلیل ہے حکم فرماتے ہیں کہ جب نماز جمعہ کی آذان سنو تو سب کاروبار فوراً چھوڑ دو اور تیزی سے اس کو ادا کرنے کے لیئے روانہ ہو جاؤ۔

جمعہ کی وجہ تسمیہ

جمعہ کو جمعہ کہنے میں علمائے نے۔ مختلف توجیہات کی ہیں اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ دورِ جاہلیت میں یعنی دور اسلامی سے پہلے جمعہ کو العروبہ کہتے تھے۔ یعنی عظمت والا کھلا ہوا دِن اُعُرب کا معنی ہے ظاہر کیا عروبہ اسی سے ماخوذ ہے روایات میں آتا ہے۔ حضرت کعب ابن موی اس روز قریش کو اکٹھا کر کے خطبہ دیا کرتے تھے اور انہیں

Marfat.com

نبی کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بعثت کی خوشخبری سناتے اور انہیں تاکید کرتے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت میں غفلت سے کام نہ لیں اس مضمون کے کچھ اشعار بھی سناتے حضرت کعب نے ہی اس دن کا نام یوم الجمعہ رکھا لیکن اس نام کو شہرت نہ ہوئی اہل عرب اسے یوم العروبہ ہی کہتے رہے کعب ابن مؤی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بعثت کے درمیان پانچ سو ساٹھ سال کا فاصلہ ہے۔ پتہ یہ چلا کہ نبی پاک کی ولادت باسعادت سے بھی حضرت کعب نبی کریم کی ولادت مبارک کا ذکر کرتے، خوشخبری سناتے ایمان لانے کی تاکید کرتے قریش جمع ہو کر سنتے اگر آج بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے تو بہتر ہی بہتر عمل ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی تشریف آوری سے پہلے حضرت مصعب ابن عمیر کو تبلیغ کے لیئے یثرب روانہ کیا ان کی کوشش سے یثرب کے کافی لوگوں نے اسلام قبول کیا ان کے دل میں خیال پیدا ہوا ہفتہ میں ایک دن یہودی ملا کر عبادت کرتے ہیں اسی طرح نصاریٰ اتوار کو اجتماع کرتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہفتہ میں کوئی دن مقرر کریں۔ اس دن سب چھوٹے بڑے اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی عبادت کریں اس کا شکر ادا کریں اس اجتماع کے لیئے عروبہ کا دن

Marfat.com

منتخب کیا اس روز یثرب میں سارے مسلمان اکٹھے ہوئے اور حضرت اسعد ابنِ زرارہ نے خطبہ دیا اور نماز پڑھائی۔ پہلا جمعہ تھا جو ادا کیا گیا

نبی مکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے تشریف لائے تو چند روز یثرب کی نواحی بستی قبا میں قیام فرمایا اور مسجد، قبا کی بنیاد رکھی سوموار تا جمعرات قبا میں ہی ٹھہرے اور جمعہ کے روز وہاں سے یثرب کی طرف روانہ ہوئے تو اسے مدینہ طیبہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ بنی سالم بن عوف کی وادی میں پہنچے تو نماز جمعہ کا وقت ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے وہیں توقف فرمایا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نمازِ جمعہ پڑھائی یہ پہلا جمعہ ہے جو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ادا کیا۔

(تفسیر مظہری، ضیاء القرآن)

حضرت ابی عمر اور حضرت ابی ہریرہ کہتے ہیں

ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر بیٹھے ہوئے یہ فرماتے سنا جو لوگ جمعہ ترک کرتے ہیں وہ اس سے ضرور باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور غافل ہو جائیں گے۔ (ترمذی شریف، ابو داؤد شریف)

خطبہ کے بغیر جمعہ نہیں ہو سکتا خطبہ میں پانچ چیزوں کا ہونا

Marfat.com

ضروری ہے حمدِ باری تعالیٰ درود وسلام تقویٰ کی وصیت قرأتِ قرآن اور اہلِ ایمان کے لیئے دعا خطبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ذکر۔ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کا ذکر سب ذکرِ الٰہی میں داخل ہیں

لیکن اس میں ظالم بادشاہوں یا اُمرا کا ذکر ان کے القاب ان کی ثنا اور ان کی مداح کا اللہ کے ذکر کے ساتھ دور کا واسطہ بھی نہیں۔ (ضیأ القرآن)

مسنون طریقہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا جمعہ کے روز غسل کرے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب کوئی شخص نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لیئے آئے تو غسل کرے نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہنے اور مسواک کرے خوشبو لگائے مسنون ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا جو آدمی جمعہ کے دِن غسل کرے مسواک کرے اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ لگائے اور اچھا لباس پہنے پھر گھر سے نکل کر مسجد کی طرف آئے پھر لوگوں کی گردنیں پھاندکر آگے نہ جائے اور پھر اللہ کی توفیق سے نفل پڑھتا رہے اور جب امام خطبہ دینے کیلئے آئے تو خاموشی سے بیٹھ جائے تو اس کا یہ عمل کفارہ بن جائے گا ان کوتاہیوں اور غلطیوں کا جو گذشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک اس سے سرزد ہوتی ہیں۔

Marfat.com

جمعہ کے دِن کی فضیلت

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سب سے عمدہ دِن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دِن ہے اسی دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اسی دِن وہ جنت میں داخل کیے گئے۔

(مکاشفۃ القلوب)

حضرت ابوالدردا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دِن کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ اس دِن کثرت سے ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کے فارغ ہونے سے پہلے وہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا وفات کے بعد بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا کے اجساد کو حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی (اپنے مزار میں) زندہ ہے اسے رزق دیا جاتا ہے حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ جو آدمی جمعہ کے دِن یا جمعہ کی رات فوت ہوتا ہے قبر کے فتنے سے اللہ پاک اسے محفوظ رکھتا ہے۔

(رواہ ابن ماجہ)

جن پر جمعہ فرض ہے

ہر مسلمان مرد جو آزاد ہے۔ بالغ عقلمند تندرست اور مقیم ہے اس پر جمعہ فرض ہے

Marfat.com

جن پر جمعہ فرض نہیں

عورت ۔ غلام ۔ قیدی ۔ نابالغ ۔ مخبوط الحواس ۔ بیمار ۔ اپاہج ۔ مسافر

ہاں اگر مسافر مریض اور عورتیں نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہو گی اور ظہر ان کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی

کتبِ فقہ

ننگے سر نماز پڑھنا منع ہے

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی لا یُرَآءُوْنَ النَّاسَ ۔

وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا ؕ

ترجمہ ۔ اور جب کھڑے ہوتے ہیں ۔ نماز کی طرف تو کھڑے ہوتے ہیں کاہل بن کر (وہ بھی عبادت کی نیت سے نہیں) بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لیے اور نہیں ذکر کرتے اللہ تعالیٰ کا مگر تھوڑی دیر

(۱) معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کی علامت ہے اس سستی کی کئی صورتیں ہیں ۔ بلا وجہ مسجد میں حاضر نہ ہونا جماعت سے بلا وجہ نماز نہ پڑھنا پیچھے مسجد میں پہنچنا بغیر کرتے یا بغیر ٹوپی کے سستی کے طور پر نماز پڑھنا ارکانِ نماز درست نہ کرنا ۔ ان سب سے بچنا چاہیے

(نور العرفان)

(۲) یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ

ترجمہ :۔ اے انبیائے آدم لو زینت اپنے نزدیک ہر مسجد کے ارباب

Marfat.com

ارباب تفسیر قعفہ فرماتے ہیں کہ اس آیت پاک میں زینت سے مراد وہ لباس ہے جو جسم انسانی کے ضروری پوشیدگی حصوں کا ستر کرسکے اور مسجد سے مراد نماز ہے لہذا نمازی پر فرض ہے کہ لباس ستر پہن کر نماز پڑھے مگر جبکہ قرآن نے لباس یا ثیاب نہیں فرمایا بلکہ زینت فرمایا ہے۔ اور زینت لغوی معنے کے لحاظ سے آرائش وزیبائش پر دال ہے۔ تو اس میں ارشاد ہے کہ خصوصی حاضری میں زیبائش ہونا چاہیے لہذا لباس ستر سے زائد ہر وہ لباس جو شرعاً جائز ہو اور باعث زینت بنے (مثلاً شلوار قمیص۔ عمامہ وغیرہ) مسنون ومستحب مستحسن ہے۔

تفسیر احمدیہ صفحہ ۲۷۳

قطب ربانی حضرت سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ۔ کشف الغمہ شریف صفحہ ۸۵ جلد نمبر ۸ میں فرماتے ہیں۔ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِسَتْرِ الرَّأْسِ بِالْعِمَامَةِ اَوِ الْقَلَنْسُوَةِ وَيَنْهٰى عَنْ كَشْفِ الرَّأْسِ فِي الصَّلٰوةِ!۔

یعنی نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں عمامہ یا ٹوپی سے ستر سر کا حکم دیا کرتے تھے۔

"حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا (نماز تو نماز) ویسے بھی لوگوں کے سامنے ننگے سر رہنا مکروہ ہے۔

(غنیۃ الطالبین)

Marfat.com

(۲) صاحبِ فتاویٰ ثنائیہ کے محشی لکھتے ہیں ہمیشہ ننگے سر کو نماز کا شعار بنانا ایجادِ بندہ ہے۔ اور خلافِ سُنت (بدعت) ہے

(فتاوی ثنائیہ)

رسمِ بد اس رسمِ بد (ننگے سر کو) جو پھیل رہی ہے بندہ چاہیے اگر فیشن کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھی جائے تو نماز مکروہ ہو گی اگر کسی اور سستی کی وجہ سے ہے تو یہ منافقوں کی ایک خلقت (عادت) سے مشابہ ہو گا غرضیکہ ہر لحاظ سے ناپسندیدہ عمل ہے

(فتاوی علمائے اھلحدیث) صفحہ ۲۹۱-ج۴

اور نماز میں سر ننگا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے صاحب بدائع صنائع جلد نمبر ا، صفحہ ۲۱۹ پر فرماتے ہیں المستحب ان یُصلی الرّجلُ فی ثلاثۃِ اثواب قمیص وَازار و عمامۃ ، مستحب یہ ہے کہ مرد تین کپڑوں میں نماز پڑھے قمیص ازار اور عمامہ" فقہ حنفی میں ہے بلا وجہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ اس میں ما مور بھا کا ترک ہے

فتح القدیر صفحہ ۳۲۵ جلد ۱، بحر الرائق صفحہ ۲۵ جلد ۲
تنویر الابصار۔ درالمختار شامی مراقی الفلاح صفحہ ۲۱۶

تفسیر قرآن و احادیث فقہ ک... ن ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنا منع ہے مسلمان کو چاہیے کہ نما... ہے ... اہمیت کو پامال نہ کرے کیونکہ سر ننگے نماز پڑھنے سے نماز کامل نہیں ... جاتا ہے

Marfat.com

تحیۃ الوضو

وضو سے فارغ ہو کر، اگر وقت مکروہ نہ ہو تو "اعضائے وضو خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنا" مستحب ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اطمینان سے ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت نماز نفل پڑھنا مستحب ہے اس کے لیے جنت واجب ہو گی (مسلم شریف)

غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز نفل پڑھنا مستحب ہے وضو کے بعد بدن خشک ہونے سے پہلے فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو ہو جائیں گے۔ (ردالمحتار)

نمازِ اشراق

یہ نماز سورج نکلنے کے کم از کم بیس منٹ بعد پڑھی جاتی ہے دو چار رکعتیں جیسے موقع ہو پڑھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد ذکرِ خدا کرتا رہے یہاں تک آفتاب بلند ہو جائے یعنی طلوعِ آفتاب کے بیس منٹ بعد تو دو رکعتیں پڑھے تو اُسے پورے حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔

نمازِ چاشت

سورج جب خوب بلند ہو جائے اور دھوپ میں تیزی آنے لگے تو یہ وقت نمازِ چاشت کا ہے اس وقت کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں اور افضل بارہ ہیں حدیث میں ان کی بڑی فضیلت آئی ہے

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے نمازِ چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں ۔
تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں محل بنائے گا
نمازِ چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے زوال سے پہلے پہلے یہ نماز پڑھ لینی چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے تو پڑھے
(ردالمحتار)

صلوٰۃ الاوّابین

نمازِ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھنا مستحب ہے خواہ ایک سلام سے پڑھے یا تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے ان میں پہلی دو رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہوں گی باقی چار نفل
(درمختار فتاویٰ رضویہ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس نماز کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور اُن کے درمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو اس کے نامہ اعمال میں بارہ برس کی عبادت کے برابر ثواب لکھا جائے گا دوسری حدیث شریف میں ہے کہ اُس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگر سمندر کی جھاگ کے برابر کے برابر ہوں
(ترمذی شریف)

نمازِ تہجد

عشاء کے فرض اور سنتیں وغیرہ پڑھنے کے بعد کچھ دیر سو جائے پھر رات کو جس وقت بھی آنکھ کھلے اُس وقت نوافل ادا کرے ان نوافل کو نمازِ تہجد کہتے ہیں اس نماز کی تعداد سنت کے مطابق آٹھ ہے اور بزرگانِ دین کا معمول بارہ رکعت ہے اس میں قرأت کا اختیار ہے اگر قرآن مجید

Marfat.com

میں سے یاد نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں کم از کم تین بار سورہ اخلاص پڑھے جتنی رکعتیں پڑھے گا اتنے ہی ختم قرآن پاک کا ثواب ملے گا

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا اُس کی دعا قبول کر دوں ہے کوئی مانگنے والا کہ اُس کو دوں ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اُس کو بخش دوں

(بخاری شریف مسلم شریف)

اور پندرویں شعبان کی رات کو اور رمضان المبارک کی آخری دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے ان راتوں میں نفل نمازیں پڑھنا اور تلاوت قرآن پاک اور حدیث پڑھنا اور سننا اور درود شریف اور دوسرے ذکر و اذکار میں مصروف رہنا شبِ بیداری ہے نہ کہ صرف جاگنا (ردالمختار)

ایسی راتوں میں فضول باتوں لغو بیہودہ کاموں میں گذارنے سے بہتر ہے کہ آدمی سو جائے۔

صلوٰۃ تسبیح

حدیث شریف میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ صلوٰۃ تسبیح پڑھنے والے کے گناہ بخش دے گا اگلے پچھلے نئے پرانے چھوٹے بڑے ظاہر اور پوشیدہ۔ سہواً یا عمداً ہر قسم کے پھر ارشاد فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے ہر مہینے میں ایک بار اور پھر بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک بار ورنہ ساری زندگی

Marfat.com

میں ایک بار ترمذی شریف حضرت عبداللہ بن مبارک سے مذکور ہے کہ اس نماز کا طریقہ اور ترتیب اس طرح سے ہے کہ نمازی اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھے پھر پندرہ بار یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر تعوذ اور تسمیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے اور پھر رکوع میں بھی تسبیح پڑھے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے بعد دس بار پڑھے پھر سجدہ کرے اور سجدہ میں دس بار پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار پڑھے پھر سجدے میں جا کر دس بار پڑھے یونہی چار رکعت پوری کرے اس طرح ہر رکعت میں پچھتر بار پڑھے اس طرح چار رکعتوں میں تین سو بار پڑھے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے بعد پڑھے اسی سجدہ میں سبحان رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد پڑھے اور اگر نماز میں کسی غلطی کے باعث سجدہ سہو واجب ہو تو سجدہ سہو میں تسبیح نہ پڑھے تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔

درالمختار، عالمگیری

مقتدی کی اقسام

مقتدی کی چار قسمیں ہیں مدرک، لاحق مسبوق۔ مسبوق لاحق۔

مدرک مدرک وہ ہے جس نے ساری نماز اوّل تا آخر امام کے ساتھ ادا کی اور **لاحق** وہ ہے جس کی کل یا بعض رکعت اقتدا اور تحریمہ کے بعد کسی عذر کی وجہ سے فوت ہو جائیں۔

Marfat.com

مسبوق وہ ہے جس کی اقتداء سے پہلے امام سب یا بعض رکعتیں پڑھ چکا ہو اور یہ آخری رکعت کے بعد یا پہلی یا دوسری رکعت میں ملا ہو۔

مسبوق لاحق وہ ہے جو دوسری رکعت میں امام کے ساتھ ملا ہو اور پھر تیسری رکعت میں سو گیا یا اُسے حدث ہو گیا ہو اور امام کے دو رکن ادا کرنے یا پوری نماز ادا کرنے کے بعد شامل ہوا یا وضو سے فارغ ہوا۔ (شامی)

اور باقی اپنی نماز اس طرح ادا کرے مثلاً ظہر کی نماز میں مقتدی نے چوتھی رکعت امام کے ساتھ پائی اور اب امام کے سلام پھیرنے کے بعد ان تینوں رکعتوں کو اس طرح ادا کرے کہ اوّل آخر میں ثناء تعوذ۔ تسمیہ اور فاتحہ بمعہ سورۃ پڑھ کر رکوع کرے سجدے کے بعد تشہد پڑھے اور اب تشہد کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو اس میں بھی قرأت کرے مگر تشہد کے لیے نہ بیٹھے اور پھر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اس میں فاتحہ کے بعد سورۃ نہ پڑھے یہ تیسری رکعت ہے اور جو امام کے ساتھ ادا کی تھی وہ پہلی۔ غرض مسبوق اپنی بقایا نماز اس طرح ادا کرے جیسے اس کی فوت ہوئیں ہیں یعنی دو رکعت بھری ہوئی اور ایک خالی۔ (دُرِّ مختار)

مقتدی لاحق

لاحق اپنی نماز اسطرح کرے کہ جیسے اُس کا امام مشغول ہے اپنی ترکیب نماز چھوڑ کر مل جائے مثلاً یہ پہلی رکعت کے سجدے میں سو گیا یا اُس کو حدث ہو گیا اور اُس کے جاگنے اور وضو سے فارغ تک امام دوسری رکعت کے قعدے تک جا پہنچا تو اب لاحق کے

Marfat.com

لیئے یہ ہے کہ سجدہ دوبارہ کرے پھر تمام ارکان ترتیب سے ادا کرے گو اس کا امام آگے بڑھتا جائے اور یہاں تک کہ امام نماز سے فارغ ہو جائے تب بھی یہ لاحق اپنی نماز نہ چھوڑے بلکہ اپنی ترتیب سے اپنے امام کی پیروی کرے اس کا نام اقتدا ہے۔ اس لیئے کہ لاحق مدرک کے ہے نہ کہ فوت شدہ رکعتوں میں قرأت پڑھے گا اور نہ سجدہ سہو اپنے سہو سے کرے گا

(درِ مختار)

مسبوق

مسبوق لاحق پہلے اپنی اُس رکعت کو ادا کرے جو اقتدا کی حالت میں فوت ہوئی مثلاً چار رکعت والی نماز میں کوئی شخص دوسری رکعت میں شامل ہوتا ہے اور تیسری رکعت میں اُسے حدث ہو جاتا ہے یا سو جاتا ہے تو بعد وضو یا بیداری کے پہلے تیسری رکعت کو بلا قرأت ادا کرے اگر امام اُس کو آخری قعدے تک مل جائے تو خیر ورنہ سب ارکان جو اُس کا امام کر گیا ہے آخیرہ قعدے تک پھر یہ بھی تبعاً ادا کرے بعد ادائیگی قعدہ آخیرہ دو رکعت جو اقتدا سے پہلے فوت ہوئیں اُن کو ادا کرے اِس رکعت میں ثنا تعوذ، تسمیہ سورہ فاتحہ اور سورہ سب پڑھے اِس رکعت میں جس میں مسبوق ہے قرأت کے حکم میں منفرد کی مانند ہے اور اِن رکعتوں میں جن میں لاحق حکماً امام کے پیچھے اِس لیئے قرأت نہیں پڑھے گا مقدار قرأت خاموش رہے گا اگر امام کے سلام سے پہلے کھڑے ہو کر اپنی نماز بقایا کو ادا کیا تو ہو سکتی ہے یا کہ نہیں اگر امام اتنے قدر تشہد بیٹھے

Marfat.com

سے پہلے یہ قیام یا قرأت سے فارغ ہو جائے گا تب تو عذر اور عذر کے بغیر نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر قدرِ تشہد بیٹھنے کے بعد بلا عذر سلام سے پہلے کھڑا ہو جائے تو اگرچہ وہ نماز فاسد ہو جائے گی لیکن مکروہ تحریمی ہو گی اگر عذر کے بعد قعدے کے بعد سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جائز ہے۔

(شامی۔ عالمگیری)

وہ عذر کیا کیا ہیں جن کے سبب سے مسبوق مقتدی کو امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہونا اور اپنی بقایا نماز کو ادا کرنا جائز ہے اس شرط کے ساتھ کہ قدرِ تشہد امام کے ساتھ بیٹھ گیا وہ عذر یہ ہیں (۱) بے وضو ہو جانے کا خوف (۲) وقت کے نکل جانے کا خوف (۳) مسح کی مدت کا ختم ہو جانے کا خوف (۴) سامنے سے آدمی کے گذر جانے کا خوف۔

(درمختار)

مقتدی نے امام کو قعدے میں پایا تو تکبیرِ تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدے میں جائے۔

(عالمگیری)

رکوع و سجدے میں پائے تب بھی یونہی کرے اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا اور حدِ رکوع تک پہنچ گیا تو سب صورتوں میں نماز نہ ہو گی۔

(بہار شریعت)

مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی نماز شروع کی

تو قرأت میں رکعتِ اوّل قرار دی جائے گی حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری اور چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین چار رکعت والی نماز میں جو اُسے ملی تو حق تشہد میں یہ جواب پڑھتا ہے دوسری ہے لہذا ایک رکعت میں فاتحہ بمعہ سورۃ پڑھے اور قعدہ کرے اور اگر فاتحہ یا سورۃ ملانا ترک کی عمداً تو اعادہ واجب ہے۔ اور اگر سہواً ہوئی تو سجدہ سہو کرے پھر اِس کے بعد والی رکعت میں بھی فاتحہ بمعہ سورۃ پڑھے اور اس میں نہ بیٹھے پھر اُس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کرے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے۔ دو رکعت ملی ہیں اور دو جاتی رہی ہیں تو ان دونوں میں قرائت کرے ایک میں بھی فرض قرائت ترک کیا تو نماز نہ ہوئی

(درمختار)

چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے اُس کی اقتداء نہیں کی جا سکتی مگر امام اُسے خلیفہ بنا سکتا ہے مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا اُس کے لیئے دوسرے کو خلیفہ بنائے گا بالاجماع تکبیرات تشریق کہے گا اگر نئے سرے سے نماز پڑھے اور اس نماز کو قطع کرنے کی نیت سے تکبیر کہے تو نماز قطع ہو جائے گی بخلاف منفرد کے کہ اپنی فوت شدہ نماز پڑھنے کے لیئے کھڑا ہو گیا امام کو سجدہ سہو کرنا ہے اگرچہ اُس کی نماز کے پہلے ترک شدہ وقت ہوا ہو تو اُسے حکم ہے لوٹ آئے اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور نہ لوٹا ہو تو آخر میں سجدہ

Marfat.com

سہو کرے۔

(درمختار)

مقتدی کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی کھڑا نہ ہو جائے بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدہ سہو کرنا ہے مگر جب وقت میں تنگی ہو۔

(درمختار)

احکام مسجد کا بیان

اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا گھر میں یا بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہیں اور یہ اس طرح کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلتا ہے تو جو قدم چلتا ہے اُس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز ادا کرتا ہے تو ملائکہ برابر اُس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلّے پر ہے اور جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

فضیلت بنائے مسجد

حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لیئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ جنت میں

اُس کے لیئے جنت میں مکان بناتے ہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت ایسے

مرد کو دیکھو کہ مسجد کی خبر گیری کرتا ہے تو اُس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ

تعالیٰ اور آخرت کے دِل پر ایمان رکھتا ہو۔

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی

اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات شخص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے

سایہ رحمت میں داخل کرے گا جس دِن اُس کے سائے کے سوا کوئی

سایہ نہ ہوگا امام عادل۔ وہ جوان جو اللہ کی عبادت میں جوانی خرچ

کرتا ہو۔ اور وہ مرد جس کا دِل مسجد سے لگا ہوا ہو جس وقت کہ اس سے

نکلتا ہو یہاں تک کہ پھر اس کی طرف لوٹے۔ دو ایسے شخص کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر

آپس میں محبت کرتے ہوں اس کی محبت میں جمع ہوتے ہوں اور اسی کی محبت

میں جُدا ہوتے ہوں

اور وہ شخص جو تنہائی میں خدا کو یاد کرتا ہو اور اس کی آنکھوں

سے آنسو بہتے ہوں (مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندھیروں میں مسجد کی طرف جانیوالوں کو کامل نور کی خوشخبری سنادو

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمین کا وہ ٹکڑا جس پر نماز ادا کی جاتی ہے یا ذکر خدا کیا جاتا ہے وہ اردگرد کے تمام قطعات پر فخر کرتا ہے اور آسمان کی بلندیوں سے زمین کی تہہ تک وہ مسرت وشادمانی محسوس کرتا ہے

(مکاشفۃ القلوب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جو شخص مسجد میں چراغ جلاتا ہے جب تک اس چراغ کی روشنی سے مسجد منور رہتی ہے حاملین عرش اور تمام فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں

(مکاشفۃ القلوب)

Marfat.com

رمضان کی فضیلت

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خطبہ دیا کہ اے لوگو! ایک بڑی عظمت والا اور بڑی برکت والا مہینہ قریب آرہا ہے وہ ایسا مہینہ ہے جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے دن میں روضہ رکھنا فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں میں تراویح پڑھنا نفل قرار دیا گیا ہے یعنی فرض نہیں بلکہ سنت ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے جو شخص اس مہینے میں خوشی سے خود ایک نیک کام کرے گا تو ایسا ہو گا کہ غیر رمضان فرض ادا کیا ہو اگر اس مہینے میں فرض ادا کیا ہو تو وہ غیر رمضان کے ستر فرضوں کے برابر ہو گا۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور غریب، حاجتمندوں کے ساتھ مالی ہمدردی کا مہینہ ہے مطلب یہ ہے کہ روزے کے ذریعے مومن کو خدا کی راہ میں چلنے اور خواہشات نفسیاتی پر قابو پانے کی تربیت دی جاتی ہے آدمی سحری سے لے کر غروب آفتاب تک کھاتا پیتا نہیں اور نہ بیوی کے پاس جاتا ہے اس سے اس کے اندر خدا کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اس کو اس چیز کی مشق کرائی جاتی ہے کہ وقت آنے پر وہ اپنے جذبات و خواہشات اور اپنی بھوک و پیاس پر قابو رکھ سکے دنیا میں مومن کی مثال میدان جنگ میں سپاہی کی سی

Marfat.com

ہے جسے شیطانی خواہشوں اور بُری طاقتوں سے لڑنا ہے اگر اس کے اندر صبر کی صفت نہ ہو حملے کے ابتدا ہی میں اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کر دے گا اور یہ ہمدردی کا مہینہ ہے ہمدردی کا مطلب یہ ہے کہ جس روزہ دار کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازہ ہے اُسے چاہیے کہ بستی کے حاجتمندوں کو خدا کے دیے ہوئے انعام میں شریک کرے اور اُن کے لیئے سحری و افطاری کا انتظام کرے۔

قیامِ رمضان کا اجراء

مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے جس شخص نے ایمانی کیفیت کے ساتھ اور اجرِ ثواب کی نیت سے رمضان شریف کے روضے رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

جس نے رمضان کی راتوں میں ایمانی کیفیت اور اجرِ آخرت کی نیت سے نماز پڑھی تو اس کے پہلے گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔

روزے کے مفسدات

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ وَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ. نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور جب تم سے کوئی روزے سے ہو تو اپنی زبان سے فحش بات نہ نکالے اور نہ شور و ہنگامہ کرے اور اگر کوئی اُسے گالی گلوچ کرے یا لڑائی پر آمادہ ہو تو روزے دار کو سوچنا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں بھلا میں کس طرح گالی دے سکتا

Marfat.com

ہوں یا لڑسکتا ہوں۔

روزے کی شفاعت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھَوَاتِ بِالنَّھَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ فَیُشَفَّعَانِ۔

(ترجمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اس شخص کو دن میں کھانے اور دوسری لذتوں سے روکا تو یہ رکا رہا تو اس سے اے میرے رب اس شخص کے بارے میں میری سفارش قبول کر اور قرآن کہے گا کہ میں نے اس کو رات میں سونے سے روکا اپنی میٹھی نیند چھوڑ کر نماز میں قرآن پڑھتا رہا تو اے خدا اس شخص کے بارے میں میری سفارس قبول فرما اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ان دونوں کی سفارش قبول فرمائے گا۔

روزے کی روح

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے روزہ رکھنے کے باوجود جھوٹ بات کہی اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ کو اُس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ وہ بھوکا اور پیاسا رہے یعنی روزہ فرض کرنے سے اللہ تعالیٰ کا مقصود انسان کو نیک بنانا ہے اگر وہ نیک ہی نہ بنا اور سچائی پر اپنی زندگی کی عمارت نہ اُٹھائی اور رمضان المبارک میں بھی باطل اور ناحق بات کہتا رہا اور کرتا رہا اور رمضان کے علاوہ بھی اُس کی زندگی میں سچائی دکھائی نہیں دیتی تو ایسے شخص کو سوچنا چاہیے کہ وہ آخر کیوں صبح سے شام تک کھانے سے رُکا رہا۔

اِس حدیثِ مذکورہ سے پتہ یہ چلتا ہے کہ روزے دار کو روزہ رکھنے کا مقصد اُس کی اصل روح سے واقف ہونا چاہیے اور ہر وقت اُس بات کو ذہن میں تازہ رکھنا چاہیے کیونکہ کھانا پینا چھوڑ رکھا ہے۔

ریا سے پرہیز

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی جب روزہ رکھے تو تیل لگائے تاکہ اُس پر روزے کا اثر اور نشان دکھائی نہ دے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ روزے دار کو چاہیے کہ اپنے روزے کی نمائش سے بچے نہا دھو لے تیل [illegible] روزے کی وجہ سے پیدا ہونے والی سستی دور ہو جائے او[illegible]ے پیدا ہونے کا دروازہ بند ہو جائے۔

سحری کی تاکید

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً

Marfat.com

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھایا کرو اس لیئے کہ سحری میں برکت ہے (مشکوٰۃ شریف)

افطاری کی فضیلت

حضرتِ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو روزے دار کو افطاری کرائے یا غازی کو سامان دے تو اُسے اُن ہی کی طرح ثواب ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

علم کا بیان

علم ایک ایسی نعمت ہے کہ جس کے بغیر انسان کسی کام کا نہیں ہے یہ ایک ایسی نعمتِ عظمٰی ہے کہ جس سے انسان ترقی کے زینہ پر چڑھتا ہے اور یہ ایک ایسی برکت ہے کہ جس کے بغیر انسان اپنے خالق و مالک کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا یہ ایک ایسا نورانی آفتاب ہے جس گھر میں اس کی نورانی شعاعیں نہیں پڑتیں وہ گھر تاریک اور ظلمت کدہ ہے یہ ایک ایسا زیور ہے جس کے بغیر انسان کسی علمی مجلس میں بات کرنے کے قابل نہیں ہوتا یہ ایک ایسا ہنر ہے کہ جس نے اِس میں کمال حاصل کیا وہ کبھی بھی تکلیف نہیں اُٹھاتا یہ ایک ایسا زبردست ہتھیار ہے کہ جس نے پکڑ لیا اُس کے مقابلے میں کوئی نہیں آسکتا

آج جو قومیں عروج پر ہیں وہ اسی کی بدولت ہیں علم کی فضیلت میں قرآنِ پاک کی بے شمار آیات ہیں چنانچہ من جملہ چند ایک

Marfat.com

کا ذکر کیا جاتا ہے رب ذوالجلال نے سورہ المجادلہ میں ارشاد فرمایا

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ہ

ترجمہ :۔ یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے درجے بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم عطا کیا گیا اور اللہ تعالیٰ اُن اعمال سے جو تم کر رہے ہو باخبر ہے۔)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ علماء کے درجات ایمانداروں پر سات سو درجہ ہوں گے دو درجوں کے درمیان فاصلہ پانچ سو برس کی راہ ہوگا

(احیاء العلوم)

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سورۃ البقرہ میں فرماتے ہیں

وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا یعنی وہی سمجھ دیتا ہے جس کو سمجھ مل گئی تو بے شک اُس کو بڑی خوبی مل گئی

رب ذوالجلال سورۃ الزمر میں ارشاد فرماتے ہیں

قُلْ ہَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ط یعنی کہہ دیجیئے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں کو کہیں برابر ہوتے ہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے یعنی جو لوگ اللہ کی صفات وذات اور اُس کے احکام سے واقف ہیں اور جو باتوں سے بے خبر ہیں کیا اُن

Marfat.com

کا درجہ انکے درجے کے برابر ہیں ہرگز نہیں

اللہ تعالیٰ سورہ رعد میں ارشاد فرماتے ہیں

قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ

یعنی فرما دیجئے کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہ میرے اور تمہارے درمیان

اور وہ لوگ کہ جن کو کتاب کا علم ہے۔

اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتَابِ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ

یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ ط:۔

بولا ایک شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اس کو حضور میں لائے

دیتا ہوں اس سے پہلے کہ لوٹے آپ کی طرف آپ کی آنکھ ایک اور مقام پر

اللہ تعالیٰ اہل علم کا ذکر کرتے ہیں

وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَکُمْ ثَوَابُ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّمَنْ

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا:۔

یعنی اور بولے وہ لوگ جن کو علم ملا تھا تم پر افسوس اللہ کا ثواب

بہتر ہے اس کے لیئے جو ایمان لایا اور نیک عمل کیئے

اس آیت میں بیان فرمایا کہ قدر آخرت کی بزرگی علم سے ہے اللہ تعالیٰ ایک

اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ،

اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں یعنی جس کو علم اور سوجھ ہے

Marfat.com

اور وہ اللہ کے تمام احکام پر چلتا ہے اور اس کی رضا مندی ڈھونڈتا ہے
اور وہ شخص جو علم نہ رکھتا ہے اور نہ سوجھ بوجھ وہ دین کی باتوں میں اندھا
ہے ہاں دنیا کے کاموں میں خوب چوکس ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ سورہ طٰہٰ میں ارشاد فرماتے ہیں

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
فرما دیجیے کہ اے پروردگار میرے علم میں اضافہ فرما

باری تعالیٰ سورہ آل عمران میں فرماتے ہیں

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا
بِالْقِسْطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

یعنی اللہ گواہ ہے کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اس کے سوا
فرشتے اور علم والے گواہ ہیں کہ وہ عالم کو سنبھالے ہوئے ہے
انصاف سے

کوئی معبود نہیں سوائے اُس کے زبردست ہے حکمت والا ہے اس
آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنی ذات پاک سے شروع فرمایا پھر دوسرے
مرتبے میں فرشتوں کا ذکر کیا اور تیسرے درجے میں علم والوں کا

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں ارشاد فرماتے ہیں کہ علم
کی فضیلت و بزرگی کے واسطے یہی آیت کافی ہے آیت مذکورہ بالا سے
صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ علم اور صاحب علم کی بزرگی اور عظمت تمام

Marfat.com

تمام چیزوں سے بڑھ کر ہے اسی واسطے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی اس کی عظمت اور خوبی کو ظاہر اور واضح فرمایا بے شمار احادیث علم کی فضیلت اور بزرگی میں آئی ہیں چند کا ذکر کیا جاتا ہے

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کی نسبت خدا بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین میں فقیہی یعنی سمجھدار بناتا ہے اور میں بے شک تقسیم کنندہ علم و فقہ ہوں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اَفضَلُ العِبَادَاتِ الفِقهُ وَاَفضَلُ الدِّین الورع کہ سب سے بہتر عبادت فقہ اور سب سے بہتر دین پرہیزگاری ہے۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف میں درج ہے کہ ایک روز رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کون سا عمل بہتر اور افضل " فرمایا علم" دوسری بار پھر عرض کیا تو پھر "فرمایا علم" تب صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ کون سا علم آپؐ نے ارشاد فرمایا اِنَّ قَلِیلَ العَمَلِ مع العلم کَثِیرًا وَکَثِیرَ العَمَلِ مع الجهل قَلِیل ۔ یعنی علم کے ساتھ تھوڑا بہت ہے اور بہت عمل جاہل کے ساتھ تھوڑا ہے

Marfat.com

معلوم ہوا کہ کوئی بزرگی اور مرتبہ علم کے بغیر حاصل نہیں ہوتا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اَلعِلمُ مُشَاعِرَۃُ الایمان وَمِصبَاحُ الاسلام یعنی علم ایمان کا پھل اور اسلام کی روشنائی ہے یعنی جس شخص کو علم حاصل نہیں اُسے لذتِ ایمانی حاصل نہیں

علمأ فضلأ کی بزرگی وفضیلت

علمأ وفضلأ کی بزرگی وعظمت میں بہت حدیثیں پائی جاتی ہیں چنانچہ چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

فقی واحدٌ اشدّ علی الشّیطٰن من الفِ عابد (ترمذی ابن ماجہ)

کہ ایک فقی شیطان پر ہزار عابد سے باعتبار غلبہ کے زیادہ بھاری بوجھ ہے اس سے پتہ یہ چلا کہ جو شخص بغیر علم کے عبادت اور زہدو ریاضت کرے اور دوسرا علم حاصل کر کے عبادت کرے اُن دونوں کی عبادتوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے عالم اور عابد کی عبادت میں فرق ہے۔

کثیر بن قیس رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ " دمشق میں حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہٗ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص اُن کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے ابو درداؓ میں تمہاری خدمت میں مدینۂ رسول سے صرف

Marfat.com

ایک حدیث کے لیے آیا ہوں ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس کے سوا مجھے کوئی اور مطلب نہیں ۔انہوں نے اس کے اس شوقِ طلب کی فضیلت کے لیے فرمایا کہ بے شک میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے سنا تھا کہ جو شخص ایسی راہ پر چلے جسمیں وہ علم کی طلب کرتا ہو ۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت کی راہ پر چلاتے ہیں اور بے شک فرشتے اپنے پروں کو علم کی رضا کے لیے بچھا دیتے ہیں اور پانی میں مچھلیاں استغفار کرتی ہیں اور بے شک عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی تمام ستاروں پر ہے اور بیشک علماً انبیاً علیہ السّلام کے وارث ہیں اور بیشک انبیاً علیہ السلام دیناروں اور درہم کے مورث نہیں ہوئے وہ تو علم کے ہی مورث ہوئے ہیں جس نے اسکو حاصل کیا اُس نے دین کا پورا حصّہ حاصل کیا ۔

حضرت ابو دردہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الانبیاً کہ علماً انبیاً کے وارث ہیں مسلمانوں میں یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ نبوت کے درجے سے بڑھ کر کوئی اور رُتبہ نہیں اسی رتبے کی وراثت سے بڑھ کر اور کوئی رتبہ نہیں پس اسی رتبے کی وراثت سے بڑھکر اور کوئی شرف بھی نہیں

Marfat.com

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عالم کے واسطے زمین و آسمان میں جو چیز ہے مغفرت طلب کرتی ہے "پس" اس سے بڑھ کر کون سا منصب ہوگا جس منصب والے کے لیئے آسمان اور زمین کے فرشتے مغفرت چاہتے ہیں

(احیاء العلوم)

قیامت کے دن شفاعت کرنیوالے لوگ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے انبیاء، پھر علماء، پھر شہداء اس حدیث سے علم کا بڑا رتبہ ثابت ہوتا ہے

(مشکوٰۃ شریف)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ والدین کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے کعبہ شریف کی زیارت کرنا عبادت ہے عالم کے چہرے کی زیارت بھی عبادت ہے جس شخص نے عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی جس نے عالم سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ جو عالم کی مجلس میں بیٹھا وہ گویا میری مجلس میں بیٹھا جو دنیا میں میری مجلس میں بیٹھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میرے ساتھ بیٹھائے گا

Marfat.com

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بڑے کی عزت اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں ہے (رواہ احمد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم جنگ اُحد کے موقعہ پر جو شہید تھے اُنہیں دو دو کر کے قبر میں رکھتے پھر فرماتے کہ قرآن شریف کس کو زیادہ یاد ہے جب ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اُس کو پہلے رکھتے (بخاری شریف)

فضیلت علم

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

(۱) بنی آدم از علم یابد کمال نہ از حشمت وجاہ و مال ومنال

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد علم سے کمال پاتی ہے نہ کہ مرتبہ رعب اور مال و اسباب سے

انسان کا سب سے بڑا کمال علم ہے مال و دولت جاہ و منصب اس کے مقابل کچھ وقعت نہیں رکھتے علوم میں سب سے افضل اور اعلیٰ علم دین ہے

(۲) ہمچو شمع از پئے علم باید گداخت — کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

موم بتی کی طرح علم کے لیئے پگھلنا چاہیے کیونکہ علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کی پہچان اور شناخت نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لیئے علم حاصل کرنا ضروری ہے اور علم حاصل کرنے کی غرض یہی ہونی چاہیے کہ میں علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پہچان حاصل کروں گا اور اس کے احکام کو پورا کروں

آدمی علم کے ذریعے ہی اپنے آپ کو پہچان سکتا ہے حدیث رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

اس لیئے جاہل اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا

(۳) کسے را کہ شد در ازل بخت یار — طلب کردن علم کرد اختیار

Marfat.com

جو شخص ازل سے خوش نصیب ہے وہ علم کی طلب کو پسند کرتا ہے یعنی ایسا شخص جو شروع ہی سے بخت والا ہے وہ علمِ دین کی تلاش میں رہتا ہے طلبِ علم دین کی فرضیت حدیث پاک سے ثابت ہے

(۴) بر و دامن علم گیر استوار کہ علمت رساند بدار القرار

جا علم کا دامن مضبوطی سے پکڑ اس لیئے کہ علم تجھے بہشت میں پہنچائے گا۔

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ طلباً اور باقی لوگوں کو خطاب فرماتے ہیں کہ علم دِین حاصل کرو اور علم کا دامن مضبوطی سے پکڑو کیونکہ یہی علم تم کو جنت میں پہنچائے گا۔

بعض کتابوں میں آیا ہے کہ جو شخص علم دِین کی طلب کے لیئے نکلا اور راستے میں فوت ہو گیا اللہ تعالیٰ اِس کو درجہ شہادت کا ثواب دے گا۔

جو شخص علم دین پڑھنے والے کی خدمت کرے چاہے ٹوٹا ہوا قلم دے دے تو وہ جنتی ہو گا سبحان اللہ کیا شان ہے علم دین حاصل کرتے والے کا جو شخص خود صاحبِ علم ہو وہ بطریق اولیٰ جنتی ہو گا۔

(۳) تُرا علم در دین و دنیا تمام ۔ کہ کار تو از علم گیرد نظام

تیرے لیے علم دین و دنیا میں کافی ہے کیونکہ تیرا کام علم کی وجہ سے

Marfat.com

درستی حاصل کرے گا

علم کے ذریعے دین و دنیا کی ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں

اور علم عزت و عظمت میں اضافے کا سبب بھی بنتا ہے

اللہ تعالیٰ ایسا علم عطا فرمائے کہ جس پہ پھر ہم عمل کریں

آمین ثمہ آمین۔

قرآن مجید پڑھنے کے فضائل و آداب

یہی وہ کتاب ہے جس کا دیکھنا ثواب، چھونا ثواب، پڑھنا ثواب اور سمجھنا موجب نجات ہے اس موقعہ پہ چند ایک احادیث ذکر کی جاتی ہیں

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۱) تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے (بخاری شریف)

(۲) جو مومن قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ خوشبو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی اچھا ہے جو مومن قرآن مجید نہیں پڑھتا وہ کھجور کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو نہیں مگر مزہ شیریں ہے اور جو منافق قرآن مجید نہیں پڑھتا وہ اندرائن کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ بھی کڑوا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے وہ پھول کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو ہے مگر مزہ کڑوا ہے (بخاری)

Marfat.com

(۲) جو قرآن پاک پڑھنے میں ماہر ہے (کہ خوب آسانی و روانی سے پڑھتا ہے) کہ وہ کرامًا کاتبین کے ساتھ ہے جو شخص رک رک کر پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی رک رک کر پڑھتا ہے اس کے دو اجر (دوہرے ثواب ہیں)

(بخاری و مسلم)

(۴) جس کے پیٹ میں کچھ قرآن نہیں ہے وہ ویران مکان کی مثل ہے

(ترمذی)

(۵) جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام دوسرا حرف اور میم تیسرا حرف ہے

(ترمذی)

(۶) جس نے قرآن پڑھا جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے اچھی ہوگی اگر وہ تمہارے گھروں میں ہوتا تو اب خود اُس عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے۔

(ابوداؤد)

(۷) جس نے قرآن پڑھا اس کو یاد کر لیا اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا اس کے گھر والوں میں سے دس شخصوں

کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا (ترمذی)

آدابِ تلاوت و مسائلِ قرأت

مسئلہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور پھر ہاتھ سے اس کا چھونا بھی یہ سب عبادت ہے

مسئلہ تلاوت شروع کرتے وقت اعوذ باللہ پڑھنا واجب ہے اور سورت سے پہلے جہاں بسم اللہ قرآن میں لکھی ہوتی ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا سنت ہے

مسئلہ تلاوت کے دوران کوئی دنیاوی کام کرے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا کلمہ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے اعوذ باللہ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں (غنیہ)

مسئلہ جب ختم ہو تو تین بار قل ہو اللہ پڑھنا بہتر ہے غنیہ

مسئلہ لیٹ کر قرآن مجید پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو یونہی چلنے اور کام کرنے کی حالت

Marfat.com

میں بھی تلاوت جائز ہے جبکہ دِل نہ بٹے اور دِل بٹے تو مکروہ ہے

غنیہ

مسئلہ غسل خانوں اور نجاست کی جگہوں میں قرآن پڑھنا

ناجائز ہے

غنیہ

مسئلہ قرآن کریم جب بلند آواز سے پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جبکہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے۔ اگرچہ اور اپنے کاموں میں ہوں

(غنیہ فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں کہ آوازیں ٹکرائیں گی یہ حرام ہے اکثر مجمعوں جہاں قرآن خوانی ہوتی ہے مثلاً تیجوں میں سب سے بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے ایسے موقعوں پر کہ پڑھنے والے جمع ہوں حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں

(درمختار)

مسئلہ قرآن کریم پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری اُمت کے ثواب (کے کام) مجھ پر پیش کیے گئے یہاں تک کہ جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری اُمت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی (اُس نے) یاد

کرلی اور بھلا دیا۔ (ترمذی)

اِن دِلوں میں بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو پانی میں زنگ لگتا ہے عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی جلا (صفائی) کس چیز سے ہو گی؟

فرمایا کثرت سے موت کو یاد کرنے اور تلاوتِ قرآن سے

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان اُس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے

(مسلم شریف)

جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دِن پڑھے گا اس کے لیئے دو۔ جمعے کے مابین نور روشن ہو گا

(بیہقی)

ہر چیز کا دِل ہے اور قرآن مجید کا دِل سورۂ یٰسین ہے جس نے سورہ یٰسین پڑھی دس مرتبہ قرآن مجید پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لیئے لکھ دے گا (ترمذی)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے سورۂ یاسین پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہٰذا اُس کو اپنے مُردوں کے پاس پڑھو (بیہقی)

قرآن مجید کی تیس آیات کی ایک سورت ہے آدمی کے لیئے

Marfat.com

شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اِس کی مغفرت ہو جائے گی۔

(ابوداؤد)

جو شخص سورت واقعہ ہر رات پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی صاحبزادیوں کو حکم فرماتے تھے کہ ہر رات اُس کو پڑھا کرو۔

(بیہقی)

سورۃ البقرہ کے خاتمہ کی دو آتیں اللہ تعالیٰ کے اُن خزانوں سے ہیں جو عرش کے نیچے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دو آتیں دیں اُنہیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ کہ وہ رحمت ہیں کہ وہ اللہ سے نزدیکی دعائیں ہیں

(دارمی)

جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے اُس کو جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوائے موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے گا اور لیٹتے وقت جو اُسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے اور اُس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا

بیہقی

مسئلہ (سورۂ برأت توبہ) سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ بسم اللہ کہہ دے اور جو اُس کے پہلے سے تلاوت شروع کی بسم اللہ پڑھنے کی حاجت نہیں

غنیہ

Marfat.com

اور سورۂ توبہ کی ابتداء میں پڑھنا اعوذ باللہ جو آج کل کے حفاظ نے نکالا ہے بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۃ توبہ ابتداً پڑھے جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے یہ محض غلط ہے

(بہار شریعت)

مسئلہ گرمیوں کی صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اوّل شب کو

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے شروع دن میں قرآن شریف ختم کیا شام تک فرشتے اس کے لیئے استغفار کرتے ہیں جس نے ابتدائی شب میں ختم کیا صبح تک فرشتے اس کے لیئے استغفار کرتے ہیں تو گرمیوں میں دن چونکہ بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی

غنیہ۔

مسئلہ عورت کو عورت سے قرآن پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے اگرچہ وہ اسے نہیں دیکھتا مگر عورت کی آواز سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلا ضرورت سنانے کی اجازت نہیں

منیۃ المصلی

Marfat.com

میّت کا غسل و کفن

میت کو نہلانا فرضِ کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا۔

(عالمگیری)

جہاں موت واقع ہوئی اگر وہاں اُس کے علاوہ بھی اور نہلانے والے ہوں تو نہلانے پر اُجرت لینا جائز نہیں ہے میّت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تختے پر نہلانے کا ارادہ ہو اُس کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھو ڈالیں یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہے اُسے اتنی بار تختے کے گرد پھرائیں پھر اِس پر میت کو لِٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کپڑے میں چھپا دیں پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا ڈال کر پہلے استنجا کرائے

Marfat.com

پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی پہلے منہ دھوے پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوے پھر سر کا مسح کرے پھر پاؤں دھوئے۔ میّت کے وضو میں پہلے پہنچوں تک ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے

کوئی کپڑا یا روئی بھگو کر دانتوں اور مسوڑوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دے پھر سر کو دھوئیں اگر ہو سکے تو پاک صابن اسلامی کارخانے کا بنا ہوا استعمال کریں یا بیسن یا کسی اور چیز سے ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے پھر بائیں کروٹ لٹا کر سر سے پاؤں تک آگ سے گرم کیا ہوا پانی ورنہ خالص نیم گرم پانی اسطرح بہا دیں کہ تختے تک تر ہو جائیں پھر داہنی کروٹ لٹا کر یونہی کریں پھر ٹیک لگا کر بٹھا دیں اور نرمی کے ساتھ پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کوئی نکلے تو دھو ڈالیں پھر سے غسل اور وضو نہ دیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ لیں

فقہ کی عام کتب میں ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت ہے جہاں غسل دیں مستحب یہ ہے کہ پردہ کریں کہ نہلانے والے اور مددگار کے سوا کوئی دوسرا نہ دیکھے نہلاتے وقت اس طرح لٹائیں جسطرح قبر میں رکھتے ہیں یعنی میّت کو داہنی کروٹ لٹائیں اُس کا منہ قبلہ کی طرف ہو

(عالمگیری)

Marfat.com

جنبی یا حیض و نفاس والی عورت کا انتقال ہو تو ایک ہی غسل کافی ہے۔ خواہ غسل واجب ہونے کے کتنے اسباب ہوں سب ایک ہی غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔ میت کا بدن اگر ایسا ہو گیا ہو کہ ہاتھ لگانے سے کھال اُدھڑے گی تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہادیں

(عالمگیری)

نہلانے کے بعد اگر ناک کان مُنہ اور دوسرے سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو کوئی حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں اور میت کے سر کے بالوں میں کنگا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا کترنا اکھیڑنا ناجائز، مکروہ اور گناہ ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت میں ہے اُسی میں دفن کر دیں اور اگر ناخن یا بال تراش لیئے تو کفن میں رکھ دیں

(عالمگیری، درمختار)

میّت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینے پر نہ رکھیں یہ کفار کا طریقہ ہے بعض جگہ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام کی حالت ہوتی ہے ایسا بھی نہیں کرنا چاہیے

میت کے غسل کے لیئے کورے گھڑے یا لوٹے کی ضرورت نہیں گھر کے استعمال شدہ گھڑے یا لوٹے سے بھی غسل دیا جا سکتا ہے اور بعض یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد اُن برتنوں کو توڑ ڈالتے ہیں یہ ناجائز و حرام ہے اور مال کو ضائع کرنا ہے اور یہ خیال کہ وہ نجس

Marfat.com

ہو گئے ہیں فضول بات ہے جس طرح زندوں کے غسل کی چھینٹیں برتن کو نجس نہیں کرتیں اسی طرح میت کے غسل کی چھینٹیں بھی برتن کو نجس نہیں کرتیں

(عالمگیری)

مرد کو کفن دینا فرض کفایہ ہے مرد کے لئے تین کپڑے سنت ہیں لفافہ، ازار۔ قمیص۔ اور عورت کے لیے یہ ہے کہ اُسے پانچ کپڑوں میں دفن کیا جائے

لفافہ، یعنی چادر، ازار یعنی تہبند، قمیص جسے کفنی کہتے ہیں اوڑھنی اور سینہ بند (عام کتب فقہ)

ان کے سوا کفنی میں کوئی اور تہبند یا رومال رکھنا بدعت اور ممنوع ہے۔

لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور **ازار** یعنی تہبند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو باندھنے کے لئے زیادہ اور قمیص کفنی گھٹنوں سے نیچے تک اور یہ آگے پیچھے دونوں طرف برابر ہو اور جاہلوں میں جو رواج کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے۔ چاک اور آستین اس میں نہ ہوں۔ اور عورت کے کفنی سینے کی طرف چیریں اوڑھنی ڈیڑھ گز کی ہونی چاہیئے۔ سینہ بند ناف سے لپستان تک اور بہتر ہے کہ ران تک ہو

(عالمگیری ردالمحتار)

Marfat.com

کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد اُس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستگی سے پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو اور کفن تین یا پانچ ، سات مرتبہ دھولیں اِس سے زیادہ نہیں پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اِس پر لٹائیں اور پھر کفن پہنائیں اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور ماتھے ناک ہاتھ گھٹنے اور قدم پر کافور لگائیں کفنی پہنا کر عورت کے سر کے بالوں کے دو حِصّے کر کے کفن کے اوپر سینے پر ڈال دیں ایک حِصّے کو دائیں جانب کریں اور دوسرے کو بائیں جانب اور اوڑھنی آدھی بیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لائیں اور منہ پر نقاب کی طرح ڈالیں کہ سینے پر رہے اور اُس کی لمبائی نصف پُشت سے سینے تک ہے اور چوڑائی ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہے اور یہ جو بعض عورتیں کرتی ہیں کہ زندگی کی طرح اوڑھتی ہیں یہ محض بے جا اور خلاف سُنت ہے پھر ازار تہبند لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر بائیں دائیں طرف سے تاکہ داہنا اوپر رہے اور سر پاؤں کی طرف باندھ دیں تاکہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے پھر سب سے اوپر سینہ بند پستان سے اوپر ران تک لاکر باندھ دیں۔

(عالمگیری۔ ردالمختار)

Marfat.com

کچھ لوگوں نے عمومی اعتبار سے حیلہ اسقاط کے بارے میں پوچھا لیکن سید منظور حسین شاہ خطیب محلہ فیروز آباد چکوال نے خصوصی اعتبار سے سوال کیا اور حکم دیا کہ مسئلہ حیلہ اسقاط کی شرعی حیثیت کو آشکار کر دیا جائے میری نظر جب اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان قادری بریلوی رحمہ اللہ علیہ کی "بذل الجوائز" پر پڑی تو میرے دل نے جواب دیا اس مسئلہ کو من وعن مع دعا کے نقل کر دیا جائے تاکہ امت مسلمہ کو فائدہ ہو۔

حیلہ اسقاط کا مفہوم

لفظ حیلہ کا معنے اشغال میں تصرف کی قدرت۔ دانائی اور عمدگی فکر ہے۔ منجد میں الحیلہ ج حیل القدرۃ علی التصرف فی الاشغال الحذق وجودۃ النظر۔ شرعی طور پر اس جائز طریقے کو کہتے ہیں جس کی ضرورت شرعیہ کو پورا کیا جا سکے یہاں دوسرے لغوی معنے کی مناسبت ملحوظ ہے" اسقاط کے معنے گرا دینا اور فقہا کے نزدیک میت کے ذمہ رہے ہوئے احکام شرعیہ کو گرا دینا ہے۔ تاکہ مردہ اپنی زندگی میں جن احکام شرعیہ کو غلطی سے یا بھول کر ادا نہ کر سکا اور اب ادا کرنے پر بالکل قدرت نہیں رکھتا اس کے لیے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس کی وجہ سے

Marfat.com

اِن احکام کے بارے میں اس کی خلاصی ہو جائے اور وہ اللہ کی ناراضگی سے بچ جائے جسے پاسِ قرابت و اخوت ہوگا وہ لازماً ایسے طریقے کو اپنائے گا جس سے مردہ کی گلو خلاصی ہو سکے اور جو شخص اپنے اہل قرابت کی خیر خواہی کا احساس نہیں رکھتا اسے مجبور نہیں کیا جائے گا

حیلہ اسقاط کا طریقہ

میت کی عمر کا اندازہ لگا کر مرد کی عمر سے بارہ سال اور عورت کی عمر سے ۹ نو سال زمانہ نابالغ رہنے کی کم از کم مدت کم کر دیے جائیں بقیہ عمر میں اندازہ لگایا جائے کہ ایسے کتنے فرائض ہیں جنہیں وہ نہ ادا کر سکا اور نہ قضا اس کے بعد ہر نماز کے لیے صدقہ فطر کی مقدار بطورِ فدیہ خیرات کر دی جائے صدقہ فطر کی مقدار گندم یا ایک صاع

(بہارِ شریعت)

یاد رہے کہ پانچ نمازوں کے ساتھ وتر کو بھی شمار کیا جائے گا اس حساب سے ایک دن کی وتر سمیت چھ نمازوں کا فدیہ تقریباً بارہ سیر اور ایک ماہ (۳۰ دن) کا نو من اور شمسی سال کا ایک سو آٹھ من ہوگا قابلِ غور امر یہ ہے کہ اگر مرنے والے کے ذمے کئی سال کی نمازیں ہوں تو کتنی گندم دینی پڑے گی۔ اِس دورِ فتنہ فساد میں لاکھوں میں سے کوئی ایک اللہ کا بندہ ہوگا جو اتنی بڑی مقدار

Marfat.com

مرنے والے کے لیئے خیرات کرے ورنہ اکثریت ہرگز اتنی مقدار ادا کرنے کے لیئے تیار نہیں ہوگی خصوصاً غرباً ان کے پاس تو اتنی گنجائش ہی نہیں ہوگی۔ حیلہ اسقاط کے مخالفین ہی بتا دیں کہ میّت کی طرف سے بطورِ فدیہ کتنا غلہ خیرات کرتے ہیں اگر نہیں کرتے اور ہرگز نہیں کرتے اور حیلہ اسقاط کے ساتھ ویسے ہی خدا واسطے کی دشمنی ہوئی تو بھلا بتائیں کہ اس جہان سے کوچ کر جانے والوں سے ان لوگوں کو کیا ہمدردی ہے حقیقت یہ ہے کہ دیوبندی اور وہابی وغیرہ حضرات کو دارِ فانی سے رخصت ہونے والوں کے ساتھ نہ کوئی خیر خواہی ہے اور نہ فقراء و غرباً کے لیئے جذبہ ہمدردی شاید وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے ہماری آمدنی اور چندے پر اثر پڑ جائے گا اگر کوئی شخص حساب کے مطابق فدیہ ادا کر دے تو کیا ہی اچھا ہے ورنہ میّت کا ولی زیادہ سے زیادہ نمازوں کا فدیہ جتنا ہو سکے نقد غلّہ یا کوئی اور قیمت والی چیز چاہیے قرآن مجید ہو یا زیور اس کے ہدیہ کا اعتبار کر کے فقیر کو دیتے ہوئے یہ نیت کرے

کُلُّ حَقٍّ مِّنْ حُقُوْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَزِمَ عَلٰی ذِمَّۃِ ھٰذَا الْمَیِّتِ مِنَ الْفَرَائِضِ وَالْوَاجِبَاتِ وَالْمَنْذُوْرَاتِ وَغَیْرِ ذَالِکَ بَعْضُھَا اَدّٰی وَبَعْضُھَا لَمْ یُؤَدِّ فَالَّتِیْ اَدّٰی قَبِلَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِفَضْلِہٖ

Marfat.com

الْعَمِیْمِ وَبِجَاہِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاسْتِدْعَاءِ لِھٰذِہِ
الْجَمَاعَۃِ الْحَاضِرَۃِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالَّتِیْ لَمْ یُؤَدِّ وَبَقِیَتْ عَلٰی ذِمَّتِہٖ
فَبَعْضُہَا قَابِلَۃٌ لِلْفِدْیَۃِ وَبَعْضُہَا لَیْسَتْ بِقَابِلَۃٍ لَہَا فَالَّتِیْ لَیْسَتْ
بِقَابِلَۃٍ لَہَا یَغْفِرُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ وَیَتَجَاوَزُ عَنْہُ وَالَّتِیْ قَابِلَۃٌ
لِلْفِدْیَۃِ وَبَقِیَتْ فِیْ ذِمَّتِہٖ اَعْطَیْتُ فِیْ فِدْیَتِہَا ھٰذَا الْمُصْحَفَ
الشَّرِیْفَ مَعَ ھٰذَا النَّقْدِ وَالْجِنْسِ رَجَاءً مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَّقْبَلَہٗ مِنْہُ
وَیَتَجَاوَزَ عَنْہُ بِمَنِّہٖ وَفَضْلِہٖ (وجیز الصراط)

(اللہ تعالیٰ کے حقوق بنوالفض . واجبات ، کفارات اور منذورات وغیرہ میں سے جو اس میّت کے ذمّہ لازم آئے ان میں سے کچھ تو اس نے ادا کر دیے کچھ ادا نہیں کیے جو حقوق اس نے ادا نہیں کیے انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم اور سیّدالانبیاء والمرسلین کے طفیل اور مسلمانوں کی اس جماعت حاضرہ کی دعا سے قبول فرمائے اور ادا نہیں کیے اور اس کے ذمّہ باقی ہیں ان میں سے کچھ قابلِ فدیہ ہیں اور کچھ ناقابلِ فدیہ جو ناقابلِ فدیہ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے اور اس میّت سے درگذر فرمائے اور جو قابلِ فدیہ ہیں اور میّت کے ذمّہ باقی ہیں ان کے فدیہ میں یہ قرآن مجید اس نقد اور جنس سمیت تمہیں دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا اور اپنے جود وعطا سے درگذر فرمائے گا) (وجیز الصراط)

Marfat.com

یا مختصر طور پر صرف اتنا کہہ دے وَهَبْتُ هٰذَا الْمُصْحَفَ الشَّرِيْفَ

مَعَ هٰذَا النَّقْدِ وَالْجِنْسِ لِاِسْقَاطِ مَا عَلٰى ذِمَّةِ هٰذَا الْمَيِّتِ مِنَ

الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَغَيْرِ ذَالِكَ

(اس میت کے ذمہ جو روزے اور نمازیں وغیرہ رہ چکی ہیں انہیں ساقط کرنے کے لیئے میں یہ قرآن مجید مع نقدو جنس دیتا ہوں) فقیر قبول کرلے پھر یہ فقیر وہ فدیہ دوسرے فقیر کو دیدے یا ولی میّت کو ہبہ کردے اور ولی دوسرے فقیر کو دے دے اور نیّت وہی کرے جو مذکور ہوئی ہے اسطرح اتنی دفعہ ایک دوسرے کو دیا جائے کہ نماز روزہ وغیرہ کی تعداد کا فدیہ پورا ہو جائے۔

مُطلق حیلے کا جواز

یہ جاننے کیلئے کہ آیا حیلہ جائز ہے یا نہیں ہمیں قرآن حکیم احادیث اور اقوال فقہا کی طرف رجوع کرنا ہو گا تتبع اور تلاش سے یہ چلتا ہے کہ حرام کو دفع کرنے یا ضرورۃ شرعیہ پورا کرنے کے لیئے حیلہ جائز ہے چنانچہ

(۱) حضرت ایوب علیہ السلام نے دیر سے آنے پر اپنی اہلیہ محترمہ کو سو لکڑیاں مارنے کی قسم کھائی تو اللہ تبارک نے فرمایا خذ بیدك ضغثا فاضرب به ولا تحنث کہ آپ اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے کر انہیں ماریں اور قسم نہ توڑ کیلئے حیلہ کی تعلیم نہیں ہے

Marfat.com

(۲) حضرت یوسف علیہ السلام بنیامین کو اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے ساتھ ہی یہ ارادہ تھا کہ حقیقت کا انکشاف نہ ہو اس لیئے یہ حیلہ اختیار فرمایا کہ شاہی پیالہ حضرت بنیامین کے کجاوے میں رکھوا دیا اور تلاشی سے پہلے بھائیوں سے پوچھ لیا کہ چوری کی سزا کیا ہے انہوں نے کہا کہ مال کا مالک چور کو غلام بنا لے تلاشی ہوئی پیالہ مل گیا اسطرح آپ نے حضرت بنیامین کو اپنے پاس رکھ لیا حالانکہ مصر کے قانون میں گنجائش تھی ارشاد باری تعالیٰ ہے

كذالك كدنا ليوسف ما كان ليا خذ اخاه في دين الملك الا ان يشاء الله ہم نے یوسف علیہ السلام کو یہی تدبیر بتائی بادشاہی میں آپ اپنے بھائی کو نہیں رکھ سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ملاحظہ ہو کیا خوب حیلہ سکھایا گیا

(۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے یہ کہہ دیا ہے کہ اگر میں نے اپنے بھائی سے کلام کی تو میری بیوی کو تین طلاقیں اب مجھے کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دو عدت گذرنے پر اپنے بھائی سے بات کرلو بعد ازاں اس عورت سے نکاح کر لو اب وہ تین طلاقیں واقع نہیں ہوں گی چاہے بھائی سے گفتگو کرتے رہو۔ دیکھا آپ نے تین سے بچنے کا طریقہ

Marfat.com

حیلہ) سکھایا (یہ چار مثالیں شمس الائمہ سرخسی رحمتہ اللہ تعالیٰ نے مبسوط جلد ۳۰ صفحہ ۲۰۹ پر ذکر کی ہیں)

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب حضرت خضر سے وعدہ کیا تو کہا سَتَجِدُنِیْ اِنْشَاءَ اللّٰہُ صَابِرًا یعنے آپ مجھے انشاء اللہ صابر پائیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انشاء اللہ کی قید کا اضافہ کر کے اپنی کلام کو جھوٹ ہونے سے بچا لیا یہ بھی حیلہ تھا

(۵) حضرت سارہ نے ایک دفعہ قسم اٹھائی کہ مجھے موقعہ ملا تو حضرت ہاجرہ کا کوئی عضو کاٹ دوں گی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ ان کی صلح کرا دیں حضرت سارہ نے فرمایا میری قسم کس طرح پوری ہوگی آپ نے فرمایا حضرت ہاجرہ کے کان چھید دیں

حموی صفحہ ۶۱۱ علی الاشباہ والنظائر فن خامس مطبوعہ نول کشور)

(۶) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لائے آپ نے پوچھا یہ کہاں سے لائے عرض کی کہ میرے پاس ردی کھجوریں تھیں ۲ دو صاع دے کر ایک صاع عمدہ کھجوریں لے آیا ہوں فرمایا کہ یہ تو خالص سود ہے ایسا نہ کرو اگر تم خریدنا چاہو تو کھجوروں کو الگ بیچ دو پھر ان کی قیمت سے اچھی کھجوریں خرید لو متفق علیہ مشکوٰۃ شریف باب الربوٰ ص ۲۴۵

Marfat.com

کتب فقہ و حدیث کے مطالعہ سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ بہت سے جائز مقاصد کی تحصیل کے لیئے مختلف حیلے اختیار کرنے پڑتے ہیں کیونکہ حیلہ کہتے ہیں الحذق فی تدبیر الامور وھی تقلیب الفکر حتی یھتدی الی المقصود (الاشباہ والنظائر فن خامس) یعنی دور اندیشی اور معاملات کا اسطرح انتظام کرنا کہ مقصد کی طرف راستہ مل جائے حتیٰ کہ مجتہد فی المذہب حضرت امام محمد متوفی ۱۸۹ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام کتاب الحیل "شرعی حیلوں کی کتاب" رکھا چونکہ اس میں حیلہ اسقاط کی ایک صورت بیان کی گئی تھی اس لیئے مخالفین نے اسی میں عافیت سمجھی کہ یہ کہہ دیا جائے کہ یہ کتاب امام محمد کی ہی نہیں ملاحظہ ہو راہ سنت ص ۲۶۸ میں ہے کہ ملا ابو محمد قادر القرشی الحنفی المتوفی ۷۷۵ھ لکھتے ہیں کہ قال ابو سلیمان الجرجانی کذبوا علی محمد لیس لہ کتاب الحیل انما کتاب الحیل للوراق امام ابو سلیمان جرجانی کہتے ہیں کہ لوگوں نے امام محمد پر جھوٹ کہا ہے کتاب الحیل ان کی نہیں کتاب الحیل تو وراق کی لکھی ہوئی ہے (جواہر المضیہ صفحہ ۲۰۸) حالانکہ مجتہد فی المسائل امام شمس الائمہ سرخسی متوفی ۴۹۰ھ نے گو حضرت ابو سلیمان جرجانی متوفی ۲۰۰ھ کا یہ قول نقل کیا کہ کتاب الحیل حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی نہیں مگر ساتھ ہی فرمایا کہ۔ واما ابو حفص رحمہ اللہ تعالیٰ کان یقول

Marfat.com

ھو من تصنیف محمد رحمہ اللہ تعالیٰ وکان یروی عنہ
ذالک وھو الاصح فان الحیل فی الاحکام المخرجۃ عن الامام
جائزۃ عند جمھور العلماء وانما کرہ ذالک بعض المتعسفین
لجھلھم وقلۃ تاملھم فی الکتاب والسنۃ (مبسوط ۳۰ صفحہ ۲۰۹)

ابو حفص رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے تھے کہ کتاب الحیل امام محمد ہی کی تصنیف
ہے اور ابو حفص امام محمد سے ایسے روایت بھی کرتے تھے شمس الائمہ
فرماتے ہیں یہی اصح ہے کیونکہ احکام میں جو حیلے امام سے منقول ہیں
وہ جمہور علماء کے نزدیک جائز ہیں انہیں بعض تنگ نظر لوگوں نے جہالت
اور کتاب وسنت میں پوری طرح تامل نہ کرنے کی وجہ سے ناپسند رکھا
ہے

کیا امام ابو حفص کبیر متوفی ۲۱۸ھ کے قول اور امام شمس الائمہ
سرخسی کی تائید وتوثیق سے بھی کتاب الحیل کا امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف
ہونا قابل تسلیم نہیں ہوگا محض اس وجہ سے کہ ابو سلیمان جرجانی رحمہ اللہ
تعالیٰ نے انکار کیا ہے تو اس انکار کی وجہ بھی سن لیجئے علامہ ابن نجیم
مصری متوفی ... الاشباہ والنظائر فن خامس میں فرماتے ہیں

واختلف مشائخنا فی التعبیر عن ذالک فاختار کثیر التعبیر
بکتاب الحیل واختار کثیر کتاب المخارج واختار کثیر الملتقط وقال
قال ابو سلیمان کذبوا علی محمد لیس لہ کتاب الحیل ہمارے

مشائخ کا فنِ حیل کے نام میں اختلاف ہے بہت سے مشائخ نے کتاب الحیل کو پسند کیا اور کثیر نے کتاب المخارج کو اختیار کیا اسی نام کو ملتقط میں اختیار کیا اور فرمایا کہ ابو سلیمان کہتے ہیں لوگوں نے جھوٹ کہا کتاب الحیل امام محمد کی نہیں۔

اس عبارت سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ کا اختلاف صرف نام کی حد تک ہی ہے کہ نام کتاب الحیل ہونا چاہیے یا کتاب المخارج منہیات سے بچنے کے پر مشتمل کتاب مبسوط کی عبارت بھی اسی طرح مشیر ہے ملاحظہ ہو

فكيف يظن بمحمد رحمه الله تعالى ان سمى شيئا من تصانيفه بهذا الاسم ليكون ذالك عونا للجهال على مايقولون جـ ۳۰ صفہ ۲۰۹

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیسے گمان کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنی کسی تصنیف کا یہ نام رکھا ہو اس سے تو جاہلوں کو اپنی بات پر تقویت ملے گی

دیکھیے کہ ان عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابو سلیمان جرجانی رحمہ اللہ تعالے محض اس نام کے قابل نہ تھے کیونکہ جاہل لوگ اس نام کی بنا پر مزاخ اڑاتے تھے مگر یار لوگ صرف یہ جانتے ہیں کہ چونکہ اس میں ایک بات ہمارے مخالف

Marfat.com

ہے اس لیئے ہم اسے مانتے ہی نہیں اسی طرح مطلق حیلے کی تائید میں عالمگیری، حموی شرح اشباہ والنظائر اور مبسوط وغیرہ کی غیر مبہم عبارات لائق دید ہیں والفظ للمبسوط۔ فالحاصل ان ما تیخلص بہ الرجل من الحرام او نیتوصل بہ الی الحلال من الحیل فھو حسن وانما یکرہ ذالک ان یحتال فی حق لرجل حتی یبطلہ او فی باطل یموھہ او فی حق حتی یدخل فی شبھۃ، جزء ۳ صفہ ۲۱) خلاصہ یہ کہ جس حیلے کے ذریعے آدمی حرام سے بچے یا حلال تک پہنچے وہ بلا شک بہتر ہے البتہ وہ حیلہ مکروہ ہے جس کے ذریعے کسی کا حق باطل کیا جائے یا باطل خوشنما بنا دیا جائے یا کسی کے حق میں شبہ پیدا کردیا جائے

امام شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں کہ پہلی قسم تو نیکی و پرہیز گاری میں تعاون ہے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے تعاونوا علی البر والتقوی دوسری قسم برائی اور گناہ میں امداد ہے جس سے ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کے ذریعے منع کیا گیا ہے بلکہ امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ فمن کرہ الحیل فی الاحکام فانما یکرہ فی الحقیقۃ احکام الشرع وانما یقع مثل ھذہ الاشیاء من قلۃ التامل

(مبسوط جزء ۳ ص ۲۱۰)

Marfat.com

جو شخص احکام میں حیلے کا انکار کرتا ہے وہ درحقیقت احکام شرعی کا منکر ہے ایسی باتیں غور و فکر کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں

حیلہ اسقاط کا ثبوت

اصل تو یہ فدیہ روزے کا ثابت ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین جو روزہ نہ رکھ سکیں وہ روزے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے فدیے کی مقدار بیان ہو چکی ہے فقہا کرام نے فرمایا کہ جب شیخ فانی کی طرف سے روزے کا فدیہ عند اللہ منظور رہے حالانکہ امکان ہے کہ کسی وقت اسے روزہ رکھنے کی قدرت حاصل ہو جائے مردہ تو یکسر عاجز ہو چکا ہے اسے اس بات کی زیادہ ضرورت ہے کہ اس کی طرف سے فدیہ دیا جائے اگر اس نے وصیت کر دی ہے تو وارثوں پر ترکہ کے تیسرے حصے سے نہ صرف روزوں کا بلکہ نمازوں کا فدیہ بھی ادا کرنا لازم ہو گا اگر اس نے وصیت نہیں کی تو وارث اپنے طور پر فدیہ ادا کر سکتے ہیں ۔

Marfat.com

سوال یہ صحیح ہے کہ روزے عوض گندم وغیرہ کو بطورِ فدیہ دینا قرآن مجید سے ثابت ہے لیکن یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسے صرف عقل سے نہیں جانا جا سکتا کیونکہ عقل تو صرف یہ فیصلہ کر سکتی ہے کہ روزے کے بدلے روزہ رکھ لیا جائے یہ فیصلہ نہیں کر سکتی کہ روزے کے بدلے کھانا کھلانا کافی ہوگا اور قاعدہ یہ ہے قرآن وحدیث سے اگر ایسا حکم ثابت ہو جو عقل سے نہ جانا جا سکے تو اس پر قیاس کر کے یہ فیصلہ کیوں کر دیا ہے کہ اگر مرنے والے نے وصیت کر دی ہو تو اس کی نمازوں کا فدیہ بھی وارث پر ادا کرنا ضروری ہے

جواب نماز کے فدیئے کو روزے کے فدیئے پر قیاس نہیں کیا گیا بلکہ یہ حکم احتیاط کے تحت دیا گیا ہے جس طرح شیخ فانی (وہ شخص جو انتہائی کمزوری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو نہ آئندہ طاقت کی اُمید ہو) سے اللہ تعالیٰ روزے کے بدلے میں فدیہ قبول کر لیتا ہے اسی طرح اگر نماز کی طرف سے بھی فدیہ قبول کر لے تو اس کے لطف وکرم سے کوئی بعید نہیں (اور یہی مقصود ہے) اور اگر نماز کی طرف سے قبول نہ فرمائے تو صدقے کا ثواب بہر حال پہنچ جائے گا جس سے غالباً کسی دیوبندی وہابی کو بھی انکار نہ ہوگا۔

Marfat.com

بادشاہ عالمگیر کے استاد ملا جیون رحمہما اللہ تعالیٰ اپنی شہرہ آفاق کتاب نورالانوار صفحہ ۴۵ میں لکھتے ہیں

وَالصلوٰۃ نظیر الصوم بل اھم منہ فی الشان وَالرفعۃ فامرنا بالفدیۃ عن جانب الصلوٰۃ فان کفت عنھا عند اللہ فبھا وَالّا فلہ ثواب الصدقۃ ولھذا قال محمد فی الزیادۃ تجزئہ ان شاء اللہ تعالیٰ وَالمسائل القیاسیۃ لاتعلق لھا بالمشیۃ

نماز روزے کی طرح ہے بلکہ شان و رفعت میں اس سے بھی اہم ہے اس لیئے ہم نے کہا کہ نماز کی طرف سے بھی فدیہ دینا چاہیے اگر یہ فدیہ عند اللہ نماز کی طرف سے قبول ہوا تو فبھا ورنہ میت کو صدقے کا ثواب مل جائے اسی لیے امام محمد نے زیادات میں فرمایا یہ صدقہ نماز کی طرف سے ان شاء اللہ تعالیٰ کافی ہوگا حالانکہ قیاسی مسائل میں ان شاء اللہ نہیں کہا جاتا۔

ان شاء اللہ اسی لیئے کہا گیا ہے کہ یہ احتیاط کی بنا پر فیصلہ کیا گیا ہے اور جو مسائل قیاس سے بیان کیے جائیں ان کے ساتھ ان شاء اللہ نہیں کہا جاتا اسی طرح ملا جیون رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیرات احمدیہ میں بھی ارشاد فرمایا ہے

رہا یہ کہ قرآن مجید سمیت نقد اور غلہ آدمی دوسرے آدمی

Marfat.com

کو دے اور وہ تیسرے کو دے یہ اِس کثرت و تعداد سے کیا جائے کہ عمر کے فرائض کے فدیئے کی مقدار پوری ہو جائے اِس کے متعلق فقہ کی مشہور کتاب "نور الایضاح" میں ہے کہ اگر کسی شخص نے کچھ مال فدیئے کے طور پر دینے کی وصیت کی اور وہ اِس کے فرائض کے لیے ناکافی ہے یا اِس کے ترکہ کا تیسرا حصّہ ناکافی ہے یا وصیت ہی نہیں کی تو میت کو بری کرنے کا حیلہ یہ ہے۔

بدفع ذالك المقدار للفقير فيسقط عن الميت بقدره ثم يهبه الفقير للولى ثم يدفعه للفقير افيسقط بقدره ثم يهبه الفقير للولى ويقبضه ثم يدفعه الولى للفقير حتى يسقط ما كان على الميت من صلوة وصيام

(نور الایضاح بر حاشیہ طحطاوی)

وہ مقدار فقیر کو دے دے اِس کے برابر میت کے ذمہ سے فرائض ساقط ہو جائیں گے پھر وہ فقیر ولی کو ہبہ کر دے ولی پھر فقیر کو دے یہ سلسلہ یہاں تک جاری رہے کہ میت کے تمام روزے اور نمازیں ساقط ہو جائیں۔

امام اجل علامہ تفتازانی متوفی ۷۹۲ھ رحمہ اللہ تعالیٰ اصول فقہ کی مشہور ترین کتاب توضیح میں ادا و قضا کی بحث میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

قولہ فقلنا بالوجوب احتیاطا ای لا قیاسا ولا دلالۃ لان المعنی المؤثر فی ایجاب الفدیۃ کالعجز مثلا مشکوک لا معلوم الا انہ علی تقدیر التعلیل بالعجز نکون الفدیۃ فی الصلوۃ ایضا واجبۃ القیاس الصحیح وعلی تقدیر عدم التعلیل تکون حسنۃ مندوبۃ تموسیۃ فیکون القول بالوجوب احوط ویرجی قبولہا ولھذا قال محمد فی الزیادات فی فدیۃ الصلوۃ تجزیہ انشاء اللہ

ہم نے احتیاطی وجوب کا قول کیا یعنی قیاس اور دلالت سے کیونکہ مثلاً عجز کا فدیے کے وجوب کے لیے سبب ہونا غیر یقینی ہے اگر عجز علت بنے تو قیاس صحیح کی بنا پر نماز میں بھی فدیہ واجب ہوگا اور اگر علت نہ بنے تو فدیہ بہتر و مستحب اور گناہوں کو مٹانے والا ہوگا لہذا وجوب ہی کے قول میں زیادہ احتیاط ہے اور اس کی قبول کی قوی اُمید ہے اسی لیے امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے زیادات میں نماز کے فدیے کے متعلق فرمایا انشاء اللہ اسے کافی ہوگا حاشیہ توضیح میں ہے۔

اما اذا اوصی المیت فبالاتفاق واما فیما یتبرع بہ الوارث بلا ایصاء ففیہ اختلاف فقیل لا یسقط (الی ان قال) وقیل یسقط انشاء اللہ تعالیٰ کما فی الایصاء لان دلیل الجواز الرجا ای سعۃ رحمتہ تعالیٰ وکمال کرمہ سبحانہ وذالک یشمل الایصاء

Marfat.com

وغیرہ وفی النوازل سئل ابو القاسم عن امرأۃ ماتت وقد فاتتہا صلوات عشرۃ أشھر ولم تترک مالا قال ولو استقرض ورثتہا فقیز حنطۃ ودفعہا مسکینا ثم یھبہا المسکین لبعض ورثتہا ثم یتصدق بہا علی المسکین فلم یزل یفعل کذالک حتی یتم لکل صلوۃ نصف صاع یجزی ذالک عنہا کذا فی التحقیق

" جب میت وصیت کر جائے تو اسمیں اتفاق ہے اور جب وارث بلا وصیت اپنے طور پر فدیہ دیں تو اس میں اختلاف ہے بعض نے کہا ساقط نہیں ہوتا اور بعض نے کہا انشاء اللہ ساقط ہو جائے گا جیسے کہ وصیت کی صورت میں کیونکہ دلیل جواز امید واثق اور اللہ تعالیٰ کی رحمت واسع ہے اور یہ وصیت کرنے نہ کرنے دونوں صورتوں کو شامل ہے نوازل میں ہے کہ ابو القاسم سے ایک ایسی عورت میت کے متعلق سوال کیا گیا جس کی دس ماہ کی نمازیں رہ گئی تھیں اور اس نے کچھ مال نہیں چھوڑا انہوں نے فرمایا کہ اگر میت کے وارث پھر مسکین پر صدقہ کرے یہ معاملہ یہاں تک جاری رہے کہ ہر نماز کے لیے نصف صاع گندم ادا ہو جائے تو ان نمازوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا

علامہ احمد بن محمد اسماعیل طحطاوی متوفی ۱۲۳۱ھ درمختار کی شرح میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

فمایفعل الاٰن من تدوالک الحاضرین وکل یقول للاٰخر وھبت ھذ الدراھم لاسقاط ما علی ذمۃ فلان من الصلوٰۃ والصیام ویقبلہ الاٰخر صحیح

(طحطاوی شرح در مختار ج ۱ صفحہ ۴۸۰)

اب جو کفارہ اور فدیہ حاضرین کے درمیان پھرا جاتا ہے اور ہر شخص دوسرے کو کہتا ہے یہ رقم میں نے میت کے ذمہ سے نماز روزہ کرنے کے لیے تمہیں دی اور دوسرا قبول کر لیتا ہے صحیح ہے،

درمختار میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ:۔

ولو لم یترک مالا یستقرض وارثہ نصف صاع ثم یدفعہ الفقیر للوارث ثم وثم حتی یتم

(اگر میت نے کچھ مال نہ چھوڑا تو وارث نصف صاع گندم قرض لیکر فقیر کو دیدے وارث کو دیدے اور وارث فقیر کو حتی کہ مقدار پوری ہو جائے) اسی طرح عالمگیری جلد اول ص۱۲۵ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۲۶۴ خلاصہ الفتاوٰی صفحہ وغیرہ ہے

حیلے میں قرآن مجید کا شامل کرنا بھی جائز ہے اولاً اس لیے کہ حیلے کے جواز کی مدار دو چیزوں پر ہے اول وسعت رحمتِ الٰہی اور کمالِ کرم۔ دوم اگر نمازوں کی طرف فدیہ قبول نہ ہوا تو صدقے کا ثواب مل ہی جائے گا جب گندم اور نقد دینے سے قبولیت و مغفرت

Marfat.com

کی اُمید کی جا سکتی ہے تو قرآن مجید دینے سے یہ اُمید کیوں نہیں کی جا سکتی آخر قرآن مجید بھی تو کاغذ و طباعت کے لحاظ سے مالِ متقوم ہے بلکہ قرآن مجید دینے سے قبولیت اور مغفرت کی زیادہ اُمید ہے

امام اہلِ سنّت اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ سے کسی نے عرض کیا کہ اسقاط کی حالت میں چند سیر گندم اور قرآنِ کریم دیا جاتا ہے اِس میں کل کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

ارشاد جتنی قیمت قرآن عظیم کی بازار میں ہے اتنے کا کفارہ ادا ہو جائے گا

احکام شریعت سوم ص ۱۳۵

فتاوی رضویہ ص ۵۹۶ ج ۴

ثانیاً اِس لیے کہ فقیہ جلیل امام الہدیٰ ابو اللیث سمرقندی متوفی ۳۷۳ھ فرماتے ہیں :-

حدثنا العباس بن سفیان عن ابن عون عن محمد عن عبد اللہ قال قال عمر ایہا المومنون اجعلوا القرآن وسیلۃ لنجاۃ الموتی فتحلقوا وقولوا اللّٰھم اغفر لھذا المیت بحرمۃ القرآن المجید وتناولوا بایدیکم متناوبۃ وفعل عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فی آخر الخلافۃ بمثلہ فی زمانہ لامرأۃ ملقبۃ بحییۃ بنت عمرید زوجۃ قلاب (وفی نسخۃ ملاب) بجزء من القرآن

Marfat.com

من صالی الی عم یتساءلون وشاع فعله فی زمان خلافة

عثمان بالکار مروان ببغداد و قال الامام السمرقندی ثم

اشتہر فی خلافة ہارون الرشید من غیر انکار نکیر دوران

القرآن الحیلة الاسقاط فاصله ثابت عن عمر وان لم

یذکر فی الکتب المشہورہ من الاحادیث ولکنہ مذکور فی

بعض الکتب من التواریخ بسند قوی :۔

" ہمیں عباس بن سفیان نے ابن علیہ سے روایت کی انہوں

نے ابن عون سے انہوں نے محمد سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں

نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ اے ایمان والو تم قرآن کو مردوں کی

نجات کا وسیلہ بناؤ لہٰذا دائرہ بنا کر عرض کرو والے اللہ تعالیٰ اس میت

کو قرآن مجید کے صدقے بخش دے اور یکے بعد دیگرے قرآن مجید

لیتے جاؤ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخر خلافت میں اسی طرح

قلاب کی زوجہ حبیبہ بنت عرید کے لیئے قرآن کے ایک حصے مالی سے

عم یتساءلون تک دور کروایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت

کے زمانے میں مروان کے انکار پر بغداد میں یہ طریقہ شائع ہوا امام سمرقندی

کہتے ہیں کہ ہارون الرشید کے دورِ خلافت میں بغیر کسی انکار کے حیلہ

اسقاط کے لیئے قرآن مجید پھیرنا رائج ہوا۔ اس کا اصل حضرت عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے اگرچہ حدیث کی مشہور کتب میں مذکور

Marfat.com

مذکور نہیں لیکن تاریخ کی بعض کتب میں سند کے ساتھ مذکور ہے

چنانچہ صاحب فتوح نے اور دو سندوں سے یہی روایت

ذکر کی ہے ''فتاوی سمرقندی (بحوالہ راہ سنت) درۃ البرمیں

امام محمد کی کتاب الحیل سے منقول ،،

قال الامام محمد اسهل طريقته ان يبيع الوارث على الفقير مصحفا صحيحا قابلا للقراءة بغبن فاحش ثم يهب الفقير له ثم فثم حتى يستتم لعل الله يجعله فدية فى مقابلة الصوم والذكوة والمنذورات اه

(بحوالہ راہ سنت)

امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ حیلہ اسقاط کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وارث ایک صحیح قرآن مجید پڑھنے کے قابل کسی فقیر کے پاس بیش قیمت پر فروخت کر دے پھر فقیر وارث کو ہبہ کر دے یہ سلسلہ یہاں تک ہو کہ میت کے فرائض کے کفارے کی مقدار پوری ہو جائے ہو سکتا ہے اللہ تعالی میت کی نمازوں اور روزوں اور نذورات کا فدیہ بنا دے

یہی وہ عبارت ہے جس کی بناء پر مخالفین نے یہاں تک کہہ دیا کہ کتاب الحیل امام محمد کی نہیں اس کی تحقیق مذکور ہو چکی ہے۔

Marfat.com

چالیس حدیثیں

درود شریف

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور اس کے دس گناہ معاف ہوں گے اور اس کے دس درجے بلند ہوں گے۔ (نسائی شریف)

(۲) ابن مسعود فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ تعداد میں درود شریف پڑھے گا۔ (ترمذی شریف)

(۳) حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا کنجوس وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا (ترمذی شریف)

(۴) حضرت عمر بن الخطاب فرماتے ہیں (بندے کی) دعا آسمان و زمین

Marfat.com

کے درمیان رکی رہتی ہے اس سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی حتیٰ کہ تم اپنے نبی پر درود بھیجو۔ (ترمذی شریف)

(۵) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا۔

مریض کی بیمار پرسی

(۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ بیمار کی بیمار پرسی کرو اور بے گناہ قیدی کو نجات دلاؤ۔ (بخاری شریف)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر حق ہیں سلام کا جواب دینا مریض کی بیمار پرسی کرنا جنازوں پر جانا۔ دعوت قبول کرنا اور چھینک والے کی چھینک کا جواب دینا۔ (مسلم شریف)

(۳) حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو جنت کے باغ میں رہتا ہے جب تک کہ واپس نہ لوٹ آئے۔ (مسلم شریف)

Marfat.com

(۴) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لیئے نیکی کا ارادہ کرتا ہے اُسے تکلیف و مصیبت میں ڈالتا ہے۔ (بخاری شریف)

(۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ کسی کو شدید درد و تکلیف کی حالت میں نہیں دیکھا۔ (مسلم شریف)

تسبیح و تحمید

(۱) سمرۃ بن جندب فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا افضل کلمات چار ہیں سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اور لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ (مسلم شریف)

(۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح و شام کے وقت سبحان اللہ والحمد للہ سو بار پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہ لائے گا اس کے سوا جو اس طرح یا اس سے زیادہ پڑھا کرے۔ (بخاری شریف)

(۳) ابوہریرہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں ترازو میں بھارے ہیں رحمٰن کو پیارے ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

(۴) ابوذر فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا حمد شکر کا سر ہے جس بندے نے خدا کی حمد نہ کی اُس نے رب کا شکر ہی نہ کیا

(ابن ماجہ شریف)

(۵) ابوذر فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا کلام افضل فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے منتخب فرمایا سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ (مسلم شریف)

توبہ کرنا اور بخشش مانگنا

(۱) ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ والہٖ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول فرماتا ہے غرغرہ سے پہلے

(۲) ابوہریرہ فرماتے ہیں نبی پاک صلّے اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا نیک بندے کے جنت میں درجے بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے الٰہی مجھے یہ بلندی درجہ کہاں سے ملی رب فرماتا ہے تیرے بچے کے تیرے لیئے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے

(احمد شریف)

(۳) عبداللہ بن بسر فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا اس کے لیے بہت خوبیاں ہیں جو اپنے نامہ اعمال میں بہت استغفار پاتے

Marfat.com

(۴) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم یوں عرض کرتے تھے الٰہی مجھے اُن لوگوں میں سے بنا جو نیکیاں کریں اور خوش ہو جائیں اور گناہ کریں تو معافی مانگ لیں۔

(ابن ماجہ شریف)

(۵) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا گناہ تھا ہی نہیں۔ (ابن ماجہ شریف)

ذکر

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری شریف)

(۲) ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان ایسے گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جائے۔ (مسلم شریف)

(۳) ابومسعود فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں ایسی ہیں جو انہیں رات

Marfat.com

یٰس پڑھے تو وہ اسے کافی ہیں۔ (بخاری شریف)

(۴) ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ یہ دِل ایسے زنگ آلودہ ہوتے رہتے ہیں جیسے لوہا پانی لگنے سے زنگ آلودہ ہو جاتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اِن دِلوں کا صیقل کیا ہے فرمایا موت کی زیادہ یاد اور قرآنِ کریم کی تلاوت۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۵) ابنِ عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جس کے سینے میں قرآن نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(ترمذی شریف)

ذکر کے بارے

(۱) ابو موسیٰ فرماتے ہیں نبی اکرم صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اس شخص کا حال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کا حال جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا زندہ انسان اور مردہ انسان کی طرح ہے۔

(بخاری شریف)

(۲) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلّے اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا جب تم لوگ جنت کے باغوں سے گذرو۔ تو ان میں سے کھا لیا کرو صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغ کیا چیزیں ہیں فرمایا ذِکرِ الٰہی کے حلقے۔ (ترمذی شریف)

Marfat.com

(۳) ابنِ عباس فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا شیطان آدم کے بیٹے کے دل پر بیٹھا رہتا ہے اور اس سے چمٹا رہتا ہے جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ تو شیطان دل سے جُدا ہو جاتا ہے اور جب وہ ذکر سے غافل ہوتا ہے تو فوراً وسوسہ اندازی شروع کر دیتا ہے۔ (بخاری شریف)

(۴) ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جبکہ وہ میرا ذکر کرتا ہے جب کہ اس کے دونوں ہونٹ حرکت کر رہے ہوتے ہیں۔ (بخاری شریف)

(۵) ابنِ عمر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ باتیں نہ کرو اس لیئے کہ ذکرِ الٰہی کے بغیر بولتے رہنا دل کو سخت کرتا ہے اور بے شک لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ دل ہے جو سخت ہو یعنی اللہ کے ذکر سے خالی ہو۔ (ترمذی شریف)

تجارت

(۱) ابو سعید خدری فرماتے ہیں نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا سچائی کے ساتھ معاملہ کرنے والا امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں اور شہید صدیقوں کے ساتھ ہوگا (ترمذی شریف)

Marfat.com

(۲) حضرت جابر فرماتے ہیں نبی پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس شخص پہ اللہ رحم فرماتے ہیں جو نرمی اور خوش اخلاقی برتتا ہے خریدنے اور بیچنے میں اور اپنے قرض کا تقاضا کرنے میں

(بخاری مشریف)

(۳) ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اپنے مال کو بیچنے میں کثرت سے قسمیں کھانے سے بچو یہ چیز (وقتی طور پر) تجارت کو فروغ دیتی ہے لیکن آخرکار برکت کو ختم کر دیتی ہے

(مسلم شریف)

(۴) نبی پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے احتکار کیا تو وہ گنہگار ہے (احتکار کے معنی ہیں ضرورت کی اشیاء کو روک لینا بازار میں نہ لانا قیمتوں کے خوب چڑھنے کا انتظار کرنا)

(مشکوٰۃ مشریف)

(۵) حضرت عمر فرماتے ہیں نبی پاک صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جو اشیا ضرورت کو نہیں روکتا بلکہ وقت پر بازار میں لاتا ہے تو وہ اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور اسے اللہ رزق دے گا اور وہ شخص جو احتکار کرتا ہے وہ لعنت کا مستحق ہے۔

(ابن ماجہ مشریف)

Marfat.com

دُعا

(۱) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا دُعا عبادت کا مغز ہے۔

(ترمذی شریف)

(۲) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے تو اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

(ترمذی شریف)

(۳) ابوہریرہ فرماتے ہیں نبی پاک صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا تین دُعائیں بلاشبہ مقبول ہیں باپ کی دعا مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا

(ابوداؤد شریف)

(۴) ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا دُعا نازل شدہ آفت میں بھی نافع ہے اور اس بلا میں بھی جو نہ اُتری ہو تو اے اللہ کے بندو دُعا کو مضبوط پکڑو۔

(ترمذی شریف)

(۵) ابن مسعود فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کہ اللہ تعالیٰ مانگنے والے کو پسند فرماتا ہے اور بہترین عبادت کشائش کا انتظار ہے۔

(ترمذی شریف)

Marfat.com

تعارف جامعہ

حضرت مولانا حافظ عبدالحلیم صاحب کی زیرِ سرپرستی جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ رجسٹرڈ چکوال کا قیام ۲۴ ستمبر ۱۹۶۲ء کو عمل میں لایا گیا ابتدائی طور پر جامعہ میں قرآن پاک کی تعلیم یعنی حفظ و ناظرہ کا بندوبست کیا گیا لیکن کچھ عرصہ بعد ادارے میں درسِ نظامی فاضل عربی تجوید و قرأت شعبہ دار التصنیف اور مڈل۔ میٹرک ایف اے۔ بی اے تک پرائیویٹ تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے سنہ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۹۲ء تک جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ چکوال سے مندرجہ بالا شعبہ جات سے فارغ التحصیل طلباء کی تعداد ذیل میں پیش کی جاتی ہے

شعبہ ناظرہ ۹۱۸ شعبہ حفظ ۱۱۰ قرأت ۲۵ درسِ نظامی ۲۰ فاضل عربی ۱۲ شہادۃ العالمیہ ۱۵ مڈل ۲۵ میٹرک ۲۰ ایف اے ۱۰ بی اے ۵۔ ایم اے ۲۔ شعبہ تصنیف ۷ کتب منظرِ عام پر آچکی ہیں جبکہ تین زیرِ طباعت ہیں اور ایک جلد ہی مارکیٹ میں آنے والی ہے جامعہ کے زیرِ سایہ ایک مدرسۃ البنات۔ بھی کام کر رہا ہے جسمیں ۵ لڑکیاں قرآن پاک حفظ کر چکی ہیں اور ۱۱۳ لڑکیاں حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں جامعہ کے تحت مختلف علاقوں میں تبلیغی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں اور ہر سال مقامِ مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوتی ہے

صدر مدرس قاری مقصود حسین

جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ

لائن پارک چکوال

Marfat.com

Marfat.com

علامہ حافظ عبدالحلیم کی تصانیف

- مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- جمال المسائل
- جمال تصوف
- جمال کریم
- اسلامی ارکان
- تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال

مقالات

- اسلام اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
- حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
- امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- مولینا غلام نبی للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ
- غازی مرید حسین شہیدؒ اور تصوف
- جہاں بھر کے مسلمانو! ایک ہو جاؤ۔

شعبہ نشر و اشاعت : جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ (رجسٹرڈ)

ٹاؤن پارک چکوال فون ۲۴۷۶

Marfat.com

علامہ حافظ عبدالحلیم کی تصانیف

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جمال المسائل

جمال تصوّف

جمال کریم

اسلامی ارکان

تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال

مقالات

- اسلام اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
- حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
- امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- مولینا غلام نبی للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ
- غازی مرید حسین شہیدؒ اور تصوّف
- جہاں بھر کے مسلمانو! ایک ہو جاؤ۔

شعبہ نشر و اشاعت: جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ (رجسٹرڈ)

ٹاؤن پارک چکوال فون ۲۴۷۶

Marfat.com